مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دفتر اجلاس صد سالہ دارالعلوم دیوبند

مشاہیر

علماء دارالعلوم دیوبند

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

ناشر

دفتر اجلاس صدسالہ دارالعلوم دیوبند (یو۔پی)

مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند

تالیف ــــ محمد ظفیر الدین

طبع اوّل ــــ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء

صفحات ــــ ایک سو گیارہ

تعداد اشاعت

قیمت

کتابت ــــ محمد فضل الرحمٰن قاسمی دربھنگوی

مطبع

ناشر ــــ دفتر اجلاس صد سالہ دارالعلوم دیوبند

مندرجات مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اجلاس صد سالہ کے موقع سے جب رائے ہوئی کہ اکابر کا مختصر تذکرہ شائع کیا جائے، تو یہ خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی، محترم مولانا ازہر شاہ قیصر کے اصرار و مشورہ اور صاحبزادۂ محترم مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ اجلاس صد سالہ کے حکم سے میں نے بعجلت تمام چند دنوں میں اکابر کے حالات پر مشتمل یہ مختصر اجمالی تذکرہ مختلف کتابوں کی مدد سے تیار کر دیا، چونکہ اختصار کی تاکید تھی، اس لئے بہت ممکن ہے ان اکابر کی زندگی کے تمام گوشوں پر جیسی چاہئے روشنی ڈالی نہیں جاسکی ہو، یوں اپنی کوشش یہی رہی ہے کہ تمام گوشے سمٹ آئیں۔

ابتدا میں دارالعلوم دیوبند کی پہلی مجلس شوریٰ کے اراکین اور سرپرست کے حالات ہیں، پھر فضلاء دارالعلوم کے، جنہوں نے یہاں سے باضابطہ فراغت حاصل کی، ان فضلاء کی ترتیب میں سنہ فراغت کا لحاظ رکھا گیا ہے، افسوس ہے کہ اس حصہ میں تمام اکابر کے حالات نہیں آسکے، دوسرے حصہ میں انشاء اللہ بقیہ تمام مشہور فضلاء کو شامل کر لیا جائے گا۔

مشاہیر کا جو اجمالی تذکرہ پیش کیا گیا ہے، اس سے اندازہ ہوگا کہ دارالعلوم

دیوبند نے جن علمار کرام، اولیار عظام، سیاسی مفکرین اور اساتذۂ مدارس دینیہ کی اپنی آغوش تعلیم و تربیت میں پرورش کی، اور اپنے علمی و دینی ماحول میں ذہنی و فکری نشوونما کی سعی جاری رکھی، وہ سب کس قدر بلند پایہ صاحب فضل و کمال بزرگ قرار پائے، انھوں نے اپنی زندگی میں علم و فن، کتاب و سنت اور اعمال و اخلاق کی کس جانفشانی سے خدمات انجام دیں، اور ان بزرگوں کی توجہ و محنت سے کائنات انسانی کے دل و دماغ اور ذہن و فکر کی آبیاری کا فریضہ کس اہمیت کے ساتھ ادا ہوا، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

کوئی شبہ نہیں کہ ان علمار دیوبند کی جدوجہد، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و تبلیغ اور تعلیم و تربیت سے انسانی زندگی کے تن مردہ میں ایک نئی روح پھونک گئی، آپ یقین جانیں کہ حرام و حلال کی تمیز، جائز و ناجائز کا امتیاز، اور برے بھلے کی تفریق مٹ جاتی، اگر ان کا دینی مشن جاری نہ رہتا اور انھوں نے اسلامی تعلیمات کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ نہ لیا ہوتا،

برصغیر اور دنیا کے مختلف حصوں میں جس قدر بھی مدارس دینیہ، اصلاحی انجمنیں، تعلیمی و تصنیفی ادارے، تزکیہ باطن کی خانقاہیں، اور اخلاقی مجالس نظر آتی ہیں، بلاشبہ یہ ساری کی ساری ان ہی نفوس قدسیہ کی رہین منت اور ان ہی کی توجہات کا ثمرہ ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ اجمالی تذکرہ کی قید کی وجہ سے ان مشاہیر امت کی زندگی کے مختلف گوشوں پر جیسی چاہیے روشنی ڈالنے سے مجبور رہا، لیکن اس ہتن کی

شرح انشاء اللہ دیر سویر آپ کے سامنے آئے گی، اور اُس وقت آپ کو علماء دیوبند کی خدمات کا اندازہ ہو سکے گا۔

پھر یہ بھی قید تھی کہ صرف مرحومین کا ہی تذکرہ قلم بند کیا جائے، سردست زندوں کا تذکرہ رہنے دیا جائے، حالانکہ جاننے والے جانتے ہیں کہ ان زندوں میں کیسے کیسے محدثین، مفسرین، متکلمین، مبلغین اور فقیہان امّت موجود ہیں اور آج کی دنیا ان ہی کے فیوض و برکات سے زندہ و تابندہ ہے، اور قال اللہ اور قال الرسول کا ڈنکا بج رہا ہے، جس کے نتیجے میں زندہ انسانوں کے دل نور الٰہی سے منور اور دماغ لمعات سنت سے روشن ہیں۔

جن چند بزرگ ہستیوں کا یہ سرسری تذکرہ پیش کیا جا رہا ہے، آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ ہر اچھے میدان کے کامیاب ماہرین ان میں پائے جاتے ہیں، جس نے اپنے لئے جو کام پسند کر لیا، اس میں وہ اپنے بہت سے معاصرین سے ممتاز رہے، اور دنیا نے ان سے بہت کچھ سیکھا اور حاصل کیا، اللہ تعالیٰ خاکسار کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے

طالب دعاء محمد ظفیر الدین غفرلہ

۵ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

سند المحدثین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ

ولادت ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء　　فراغت ۱۲۶۷ھ　　وفات ۴ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ

اپنے وطن نانوتہ میں ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وطن میں شروع کی، پھر دیوبند آکر مولانا مہتاب علیؒ کے مکتب میں داخل ہوئے، اس کے بعد سہارنپور مولوی نواز علیؒ سے صرف ونحو کی ابتدائی عربی کتابیں پڑھیں ۱۲۵۹ھ میں استاذ العلماء مولانا مملوک العلی نانوتویؒ (م ۱۲۶۷ھ) کے ہمراہ دہلی پہنچے، کافیہ سے اخیر تک ان کی خدمت میں رہ کر پڑھا، حدیث کی کتابیں مولانا مملوک علیؒ کے مشورہ سے حضرت مولانا عبد الغنی مجددیؒ سے پڑھیں، بیعت وخلافت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے حاصل تھی، فراغت کے بعد مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کے مطبع احمدی دہلی میں تصحیح کتب پر ملازم ہوگئے، اسی زمانہ میں محدث سہارنپوری کی فرمائش پر ۱۲۶۸ھ میں بخاری شریف کے اخیر پانچ پاروں پر قیمتی حاشیہ لکھا، جو اب تک چھپ رہا ہے دوسرے مطابع میں بھی یہ خدمت انجام دی، مگر ساتھ ہی تدریس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شاملی کا میدان گرم کیا، عیسائی پادریوں کا مقابلہ کیا، میلہ خدا شناسی میں اسلام کی برتری پر تاریخی

موثر تقریر کی، رڑکی میں پنڈت دیانند سرسوتی کے اعتراضات کی تردید میں زوردار تقریر فرمائی، دیوبند میں عقد بیوگان کی ترویج کی سعی فرمائی، ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم دیوبند قائم کرایا، اس کے بعد منبع العلوم گلاؤٹھی، مدرسہ شاہی مرادآباد، مدرسہ قاسمیہ نگینہ، اور دوسرے مدارس قائم کرائے، مدارس کیلئے اصول تجویز فرمایا کہ مسلمانوں کے چندے سے چلائے جائیں، حکومت کی امداد نہ لی جائے کتابیں پوری پڑھائی جائیں، اساتذہ متحد اور ہم مشرب ہوں، دارالعلوم کے ابتدائی دور میں یہاں بھی حدیث کا درس دیتے رہے، شیخ الہندؒ، مولانا احمد حسن محدث امروہیؒ، مولانا فخرالحسن گنگوہیؒ، مولانا منصور علی مرادآبادیؒ، مولانا رحیم اللہ بجنوریؒ، اور اس طرح کے بہت سارے علماء آپ کے تلامذہ میں ہیں۔

۴؍جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ پنجشنبہ کے دن وفات ہوئی، آپ کا مزار قبرستان قاسمی میں ہے، اس قبرستان میں پہلی قبر آپ کی ہی بنی تھی، تفصیل کے لئے پڑھئے سوانح قاسمی، انوار قاسمی، حضرت نانوتوی ایک مثالی شخصیت،

آپ کی متعدد تصانیف ہیں، آب حیات، مصابیح التراویح، تقریر دلپذیر، مکتوبات قاسمی، انتصار الاسلام، حجۃ الاسلام، ہدیۃ الشیعہ، جواب ترکی بترکی، اور دوسری کتابیں، ہر عالم دین کو مطالعہ کرنا چاہئے۔

قطب الارشاد فقیہ امت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ   فراغت ۱۲۶۷ھ   وفات ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ

اپنے وطن گنگوہ میں پیدا ہوئے، قرآن شریف وطن میں پڑھا، اس کے بعد اپنے ماموں کے ساتھ کرنال گئے، ان سے فارسی کی کتابیں پڑھیں، پھر مولوی محمد بخش رامپوری رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ونحو کی کتابیں پڑھیں، ۱۲۶۱ھ میں حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۶۷ھ) کی خدمت میں دہلی پہنچے، اور ساری کتابیں ان سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھیں، بعض کتابیں مفتی صدر الدین آزردہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۵ھ) کے یہاں بھی ہوئیں، کتب حدیث شاہ عبد الغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۶ھ) سے پڑھیں، بیعت و خلافت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی، گنگوہ آکر حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے کو آباد کیا، مطب ذریعہ معاش بنا، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف شاملی میں جنگ کی، اس جرم میں چھ ماہ جیل میں بند رہے، رہائی کے بعد آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔ دور، دور سے طلبہ آتے تھے اور حدیث پڑھتے تھے، چنانچہ آپ کی درسی تقریریں شائع ہو رہی ہیں۔ الکوکب الدری، لامع الدراری۔ یہ حضرت

کی ترمذی اور بخاری کی تقریریں ہیں، جن کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم نے اپنے اضافہ کے ساتھ شائع کیا ہے، ۱۲۹۷ھ میں جب حضرت نانوتوی کا وصال ہوگیا، تو آپ کو دارالعلوم دیوبند کا سرپرست منتخب کیا گیا، ۱۳۱۴ھ میں مظاہر علوم سہارنپور کے بھی سرپرست ہوگئے، متعدد کتابیں آپ کی تصنیف کردہ ہیں، ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ بروز جمعہ بعد اذان جمعہ آپ کا وصال ہوا، گنگوہ میں ایک باغ میں آپ کی قبر ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "تذکرۃ الرشید"، آپ کے تلامذہ میں حضرت مولانا عبد الغفار صاحب مئوی اعظمی، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی، حضرت مولانا ماجد علی صاحب جونپوری، اور دوسرے اکابر علماء مشہور ہیں۔

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۲۴۷ھ　　فراغت　　وفات ۱۳۲۲ھ

دیوبند میں پیدا ہوئے، دہلی میں مولانا مملوک علی اور دوسرے علماء سے تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد بریلی کالج میں پروفیسر ہو گئے، چند سال بعد محکمہ تعلیم میں آپ کو انسپکٹر تعلیمات بنایا گیا، عربی زبان وادب میں کمال درجہ کی مہارت رکھتے تھے، حماسہ، متنبی، اور سبعہ معلقہ کی اردو میں شرحیں لکھیں جو طبع ہوئیں اور علماء نے استفادہ کیا، اس کے علاوہ بھی کتابیں لکھیں، تذکرۃ البلاغت اور تسہیل الحساب آپ کی عمدہ تصنیفیں ہیں، ۱۳۰۷ھ میں دارالعلوم دیوبند کا عربی میں تعارف "الهدية السنية فی ذکر المدرسة الاسلامیة الدیوبندیة" کے نام سے لکھا، آپ مغربی علوم سے بھی واقف تھے، پنشن پانے کے بعد دیوبند میں آنریری مجسٹریٹ ہو گئے، دارالعلوم دیوبند کے بنیادی بانیوں میں سے ہیں، ۱۵ رجب ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء یوم دوشنبہ میں بعمر ۸۵ سال وفات پائی۔ حضرت نانوتویؒ کے پہلو میں جانب مشرق آپ کی قبر ہے، اور آپ کے بائیں جانب مولانا محمد احسن نانوتویؒ آسودہ خواب ہیں، مولانا فضل الرحمٰن

صاحب عثمانیؒ کے اس شعر سے نشاندہی ہوتی ہے۔ ؎

ہاں بخسپ آسودہ ترما بین دو یارانِ خویش

قاسم بزم مودّت، احسن سائشتہ خو،

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ

ولادت ــــــھ　　　　فراغت　　　　وفات ۱۳۲۵ھ

دیوبند میں پیدا ہوئے، دہلی کالج میں حضرت مولانا مملوک علیؒ سے تعلیم حاصل کی، دارالعلوم دیوبند کے بانیوں میں تھے، زندگی بھر اس کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے، حضرت نانوتویؒ سے عقیدت و محبت تھی، بہت اچھے شاعر بھی تھے، فارسی عربی ادب میں ملکہ راسخہ حاصل تھا، مادہ تاریخ نکالنے میں بھی کمال رکھتے تھے، محکمہ تعلیم سرکاری میں ڈپٹی انسپکٹر تھے، بریلی، بجنور، اور سہارنپور مختلف اضلاع میں رہنا ہوا، ۱۸۵۷ء میں بریلی میں قیام تھا، حضرت گنگوہیؒ سے بیعت تھے۔

مولانا کا انتقال ۳ / جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ کو ہوا، آپ کے فرزندوں میں حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی مفتی اول دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند جیسے مشاہیر اہلِ علم اور صاحب فضل و کمال علماء تھے، حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی مدظلہ

رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند آپ کے حفید اکبر ہیں، دوسرے لڑکے بھی اہل علم تھے اور اپنے دور کے ممتاز افراد، آپ کے ایک فرزند مولانا مطلوب الرحمٰن نے ملازمت ترک کر کے ارشاد و بیعت کی خدمت انجام دی۔ اور ہزاروں افراد کی اصلاح کی، دارالعلوم کی ایک روداد میں ہے۔

"مولانا فضل الرحمٰن صاحب اُن مقدس ارکان میں سے تھے جن کے متبرک ہاتھوں سے مدرسہ کی ابتدا ہوئی تھی، مولانا کی تمام عمر مدرسہ کی خدمت گذاری، خبرگیری، جاں نثاری اور خیر خواہی میں صرف ہوئی، اور ہر حالت میں جد وجہد وسعی اور جانفشانی کے ساتھ مدرسہ کے معاملات میں بدل و جان سرگرم رہے، امور مدرسہ میں ہمیشہ احتیاط و دیانتداری راست بازی اور انجام بینی سے کام لیا۔" (روداد ۱۳۲۵ھ)

حضرت حاجی سیّد محمد عابد صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۲۵۰ھ وفات ۱۳۳۱ھ

حاجی صاحب کا وطن دیوبند ہے، ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کر کے علوم دینیہ کی تحصیل میں دہلی پہنچے، مگر تصوف کا ایسا شوق دامنگیر ہوا کہ تعلیم سے شغف جاتا رہا، متعدد بزرگوں سے خلعت خلافت حاصل کی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بھی اجازت تھی، آپ کا ساٹھ برس تک مسجد چھتہ میں قیام رہا، جہاں سے دارالعلوم کی ابتدا ہے، اس مدرسہ کے لئے سب سے پہلے آں محترم نے خود بھی چندہ دیا، اور دوسرے احباب سے بھی وصول کیا، ذکر واشغال کے بڑے پابند تھے، اُس زمانہ میں آپ کی طرف لوگوں کا رجوع عام تھا، تعویذات دینے کا بھی معمول تھا، حضرت نانوتویؒ بھی احترام کرتے تھے، بنیادی بانیوں میں تھے، تین مرتبہ اہتمام کے عہدہ پر فائز کئے گئے، پہلی مرتبہ یوم تاسیس سے ۱۲۸۴ھ تک دوسری بار ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۸۸ھ تک، تیسری مرتبہ ۱۳۱۰ھ سے ۱۳۱۲ھ تک، مجموعی طور دس سال کار اہتمام انجام دیا۔

جامع مسجد دیوبند کی تعمیر میں آپ کا بڑا حصہ ہے، ۲۷ / ذی الحجہ یوم پنجشنبہ

۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی، تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے "تذکرۃ العابدین"

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۲۵۲ھ　　　　　　　　　　　　　وفات ۱۳۰۸ھ

موصوف ۱۲۵۲ھ میں پیدا ہوئے، حضرت مولانا شاہ عبد الغنی مجددیؒ کے مشہور خلفاء میں تھے، اولیاء کاملین میں شمار تھا، دو مرتبہ مسندِ اہتمام پر فائز کیے گئے، پہلی مرتبہ ۱۲۸۴ھ و ۱۲۸۵ھ میں، دوسری مرتبہ ۱۲۸۸ھ میں مستقل مہتمم ہوئے، اور ۱۳۰۶ھ تک یہ خدمت انجام دی، کل مدت اہتمام ۱۹ سال ہے۔

پہلی عمارت نودرہ آپ کے زمانہ اہتمام میں بنی، ۱۲۹۲ھ میں اسکی بنیاد کے وقت خواب میں دیکھا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں، یہ احاطہ بہت مختصر ہے، یہ فرماکر بنفس نفیس عصائے مبارک سے احاطہ کا نشان بنا دیا، اور فرمایا اس پر عمارت بنوائی جائے، صبح اٹھ کر دیکھا تو نشانات موجود تھے، اسی پر بنیاد اٹھوائی گئی،

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ کو آپ سے ہی خلافت حاصل تھی ۱۳۰۶ھ میں بقصد ہجرت مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اور دو سال قیام کے بعد ۱۳۰۸ھ میں مولیٰ حقیقی سے جا ملے، اور جنت البقیع میں دفن ہوئے

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۳ صفر ۱۲۴۹ھ　　　فراغت　　　وفات یکم ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

مولانا اپنے وطن نانوتہ میں ۱۳ صفر ۱۲۴۹ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا تاریخی نام منظور احمد تھا، حفظ قرآن اپنے وطن میں کیا، گیارہ سال کی عمر میں حفظ قرآن کے بعد اپنے والد ماجد حضرت مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۶۷ھ) کے ساتھ دہلی پہنچے، وہاں میزان منشعب سے لے کر تمام فنون کی تعلیم اخیر تک اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کی، علم حدیث کی تعلیم کے لئے حضرت مولانا شاہ عبد الغنی مجددی (م ۱۲۹۶ھ) کی خدمت میں بھیجے گئے، چنانچہ دورہ حدیث حضرت شاہ صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا، حدیث کی جو کتاب رہ گئی تھی وہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی، علوم معقول و منقول میں ذہن و فکر بلند رکھتے تھے، فراغت کے بعد آپ کا تقرر اجمیر گورنمنٹ کالج میں ہوا، اسی زمانہ میں ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ پیش کیا گیا تو آپ نے انکار فرمادیا، بعد میں ڈپٹی انسپکٹر کی حیثیت سے سہارنپور بھیجے گئے، جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ہوا تو آپ نے سرکاری ملازمت سے استعفاء دیدیا، اور میرٹھ کے ایک چھاپہ خانہ میں تصحیح کتب کی نوکری کرلی، جب ۱۲۸۳ھ میں دار العلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ) کی

نظرِ انتخاب آپ پر پڑی، اور آپ کے ایمار سے اس کی صدارت تدریس پر فائز کیے گئے، اور بحیثیت شیخ الحدیث پوری زندگی درس حدیث دیتے رہے، شیخ الہندؒ، حضرت تھانویؒ، مولانا خلیل احمد صاحبؒ، مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، وغیرہم علمار کبار سب آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔

مولانا مرحوم صاحبِ نسبت بزرگ تھے، آپ پر جذب کا غلبہ تھا۔ کشف وکرامت بکثرت دیکھنے میں آیا، آپ نے دو حج کیے، شعروشاعری کا بھی ذوق تھا، "گمنام" تخلص تھا، تصانیف میں سوانح حضرت مولانا محمد قاسمؒ، مکتوبات یعقوبی اور بیاض یعقوبی یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں،

۳/ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو اپنے وطن نانوتہ میں وفات پائی، اور وہیں اپنے قبرستان میں سڑک کے کنارے ایک باغ میں مدفون ہیں، طالب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے "حیات یعقوب ومملوک"۔

حضرت مولانا ملا محمد محمود صاحب دیوبندیؒ

ولادت ــــ ھ　　　فراغت ــــ ھ　　　وفات ۱۳۰۴ھ

دار العلوم دیوبند قائم ہوا، تو اس کے سب سے پہلے مدرس حضرت مولانا ملا محمد محمود صاحب نامزد ہوئے، اور آپ کا انتخاب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ نے کیا، ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ سے زندگی کے آخری لمحہ تک دار العلوم سے وابستہ رہے، حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحبؒ نے "حیات شیخ الہند"، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دو ہی سال بعد دار العلوم کے سب سے قدیم اور
با فیض عالم ملا محمود صاحب کی وفات ہو گئی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا انتقال ۱۳۰۴ھ کے اوائل میں ہوا، تفصیلی حالات کہیں سے نہیں مل سکے، پہلے آپ مدرس اول تھے، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کے آنے کے بعد مدرس دوم قرار دیئے گئے۔

حضرت مولانا میر باز خاں صاحب تھانویؒ

ولادت ۱۲۵۵ھ فراغت ۱۲۸۴ھ وفات ۱۳۲۵ھ

آپ نے ابتدائی اور متوسطات کی تعلیم مولانا محمد بن احمد اللہ تھانویؒ اور مولانا محمد مظہر نانوتویؒ وغیرہما سے حاصل کی، اوائل ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، ۱۲۸۴ھ میں فراغت حاصل کی، یہ دارالعلوم کے سب سے پہلے فاضل ہیں، پہلے سال انھوں نے شرح وقایہ، نورالانوار، شرح عقائد نسفی، مقامات حریری، سبعہ معلقہ اور مسلم شریف پڑھی، دوسرے سال پڑھتے بھی رہے اور پڑھاتے بھی رہے، اور بعد فراغت مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں بحیثیت مدرس دوم آپ کا تقرر ہوگیا، بیعت حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم سہارنپوریؒ سے تھے۔ ۱۳۲۵ھ میں وفات پائی، آپ کے بہت سارے علماء تلامذہ میں داخل ہیں۔

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانویؒ

ولادت سـ ھ فراغت ۱۲۸۵ھ وفات سـ ھ

ابتدائی تعلیم حاصل کر کے ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے۔

مختصر المعانی سے لے کر دورۂ حدیث تک تعلیم حاصل کی، دار العلوم سے ان کو جو سند دی گئی تھی، اس میں درج ہے کہ "سالانہ امتحان میں عدد کامل حاصل کیا اور انعام پایا، استعداد کامل، مناسبت تام، طبع سلیم، فکر صائب، ذہن رسا رکھتے ہیں، اور عہدۂ نیابت پر کارگذاری بخوبی کرتے رہے، ان کی خوبیٔ اخلاق اور عمدہ چال چلن سے مدرسین اور مہتمم راضی اور سب طلبہ سبق یاب وہم سبق مداح رہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے کے ساتھ پڑھاتے بھی رہے۔

فراغت کے بعد تھانہ بھون میں حوض والی مسجد میں ایک مدرسہ کا آغاز ہوا تھا اس کے سب سے پہلے مدرس منتخب ہوئے، تھانہ بھون کی ممتاز ہستیوں میں شمار تھا، صاحب کشف، وکرامت بزرگ تھے، حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ سے بیعت تھے، آپ نے ایک کتاب کا ترجمہ کیا تھا،

حضرت مولانا عبد الحق صاحب پورقاضویؒ

ولادت ۱۲۵۸ھ　　　فراغت ۱۲۸۶ھ　　　وفات ۸ صفر ۱۳۴۲ھ

آپ اپنے وطن پورقاضی میں پیدا ہوئے، ۱۲۸۳ھ میں دار العلوم میں داخل ہوئے، جو دار العلوم کے قیام کا پہلا سال ہے، ۱۲۸۶ھ میں فراغت پائی، اولین جلسہ دستار بندی میں دستار فضیلت دی گئی، فراغت

کے بعد ریاست رتلام کے اکاؤنٹینٹ جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے، عمر بھر اسی عہدہ پر رہے، علمار سلف کا نمونہ تھے، ۸ر صفر ۱۳۴۲ھ میں رتلام میں وفات پائی، اور وہیں مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا عبد اللہ انصاری انبیٹھوی رح

ولادت سہ ھ　　　　فراغت ۱۲۸۷ھ　　　　وفات ۱۳۴۴ھ

ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی، ۱۲۸۵ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخل ہوئے، اور ۱۲۸۷ھ میں فراغت حاصل کی، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رح کے خصوصی تلامذہ میں شمار ہوتے تھے، ایک عرصہ تک مکہ مکرمہ حاضر ہو کر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی خدمت میں مقیم رہے، آپ سے مثنوی مولانا روم پڑھی، اور آپ نے مولانا انصاری رح کو خلافت سے نوازا۔

فراغت کے بعد اولاً مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی کے صدر مدرس ہوئے، ۱۳۱۱ھ میں سرسید مرحوم نے علی گڑھ کالج میں ناظم دینیات کے عہدہ پر فائز کیا حضرت قاسم العلوم نانوتوی رح کی بڑی صاحبزادی ان سے منسوب تھیں، حضرت مولانا منصور انصاری رح آپ کے فرزند ارجمند تھے، اور حضرت مولانا حامد الانصاری غازی مدظلہ آپ کے پوتے ہیں، آپ کی ایک تصنیف نظر سے گذری ہے۔

حضرت مولانا محمد مراد صاحب فاروقی مظفرنگریؒ

ولادت ۱۲۶۲ھ　　فراغت ۱۲۸۸ھ　　وفات ۳؍رجب ۱۳۳۲ھ

اپنے وطن امب میں پیدا ہوئے جو پاک پٹن کے قریب واقع ہے، چارسال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے، والدہ اور ماموں نے تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کیا، ۱۲۷۹ھ میں پڑھنے کے لئے لاہور گئے، اردو، فارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دہلی آگئے، عربی کی ابتدائی کتابیں وہیں پڑھیں، پھر حضرت مولانا مفتی لطف اللہ علی گڈھیؒ (م ۱۳۳۴ھ) کے حلقہ درس میں جا بیٹھے، بعض کتابیں مولانا ارشاد حسین رامپوریؒ سے بھی پڑھیں۔

اس کے بعد دارالعلوم دیوبند آگئے، یہاں پانچ سال رہ کر علوم دینیہ کی تکمیل کی، ۱۲۸۸ھ میں دورۂ حدیث پڑھا، حضرت نانوتوی قدس سرہ (م ۱۲۹۷ھ) سے بیعت و خلافت حاصل تھی، ۱۲۹۴ھ میں جب حوض والی مسجد میں حضرت نانوتویؒ کے ایما سے مدرسہ قائم ہوا تو اس کی ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی، پوری زندگی درس و تدریس میں گذری، کوئی چالیس سال اس مدرسہ کے سب کچھ رہے، ۳؍رجب ۱۳۳۲ھ میں اذان جمعہ کے وقت وفات پائی۔

اب بھی وہ مدرسہ آپ کے نام پر مدرسہ مرادیہ کے نام سے قائم ہے،

جہاں مولانا مفتی عبدالرحیم صاحبؒ م ۱۳۹۱ھ تلمیذ رشید شیخ الہندؒ پوری زندگی (جو تقریباً ۵۲ سال ہوتی ہے) صدارت تدریس و صدارت اہتمام پر فائز رہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ

ولادت بمقام بریلی ۱۲۶۸ھ　　فراغت ۱۲۸۹ھ　　وفات ۱۳۳۹ھ

دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے شاگرد، جو ۱۲۸۳ھ میں مدرسہ میں داخل ہوئے، اور سب سے پہلے استاذ مولانا ملا محمودؒ کے آگے کتاب کھولی، ابتدائی کتابیں مولانا مہتاب علی صاحبؒ سے پڑھیں، قدوری وغیرہ پڑھتے تھے کہ دارالعلوم کا قیام عمل میں آیا، حضرت نانوتویؒ سے علم حدیث کی تحصیل فرمائی، ۱۲۹۰ھ میں خود بانی دارالعلوم نے آپ کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی، ۱۲۹۱ھ میں مدرس چہارم کی حیثیت سے دارالعلوم میں تقرر ہوا، ۱۳۰۵ھ میں منصب صدارت پر فائز کئے گئے، بیعت و خلافت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے حاصل تھی، آپ کے دور صدارت میں دارالعلوم کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، مولانا انور شاہ کشمیریؒ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مولانا منصور انصاریؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا اصغر حسین دیوبندیؒ،

علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ، مولانا فخرالدین احمدؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا سہول احمد بھاگلپوریؒ وغیرہم جیسے نامور علماء آپ کے تلامذہ تھے۔ قرآن پاک کا ترجمہ آپ کا بڑا علمی کارنامہ ہے۔

برطانوی حکومت کے خلاف تحریک شروع کی، اس سلسلہ میں ۱۳۳۳ھ میں حجاز تشریف لے گئے، غالب پاشا اور انور پاشا سے ملے، یہیں شاہ شریف حسین والی مکہ کی مدد سے برطانوی حکومت نے آپ کو گرفتار کر کے مالٹا بھیجدیا، آپ کے ساتھ مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیر گلؒ، حکیم نصرت حسینؒ، اور مولانا وحید احمدؒ بھی گرفتار ہو کر مالٹا پہنچے، رمضان ۱۳۳۸ھ میں مالٹا سے رہا ہو کر واپس ہندوستان تشریف لائے، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کی صبح میں دہلی میں وفات پائی، دیوبند میں تدفین عمل میں آئی۔ متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے اسیر مالٹا و حیات شیخ الہند۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ

ولادت ۱۲۶۹ھ فراغت ۱۲۸۹ھ وفات ۱۳۴۶ھ

مولانا کا وطن انبیٹھہ ضلع سہارنپور تھا۔ نانوتہ نہال تھی، سلسلہ نسب حضرت ابوایوب انصاریؓ سے ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم نانوتہ اور انبیٹھہ میں حاصل کی، ۱۲۸۵ھ میں آکر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ چھ ماہ بعد مظاہر علوم

سہارنپور چلے گئے، وہاں سے ۱۲۸۸ھ میں فارغ ہوئے، پھر ۱۲۸۹ھ میں دیوبند آئے اور فنون کی تکمیل کی، دوران تعلیم میں قرآن پاک بھی حفظ کرلیا، اور جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کرکے سند لی، اس کے بعد مظاہر علوم میں مدرس ہوگئے، بعد میں ۱۲۹۳ھ میں مولوی جمال الدین صدر المہام بھوپال کے اصرار پر بھوپال بھیجدیا گیا، ۱۲۹۷ھ میں بھاولپور تشریف لے گئے، دوبارہ حج کو جب گئے تو حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے تحریری خلافت عطا فرمائی، اسی اجازت نامہ پر حضرت گنگوہیؒ نے بھی دستخط فرمادیئے۔

کچھ دن مدرسہ مصباح العلوم بریلی میں صدر مدرس رہے، ۱۳۰۸ھ سے ۱۳۱۴ھ تک دارالعلوم میں مدرس دوم رہے، ۸/جمادی الثانیہ ۱۳۱۴ھ کو مظاہر علوم سہارنپور کے صدر مدرس مقرر ہوئے، بذل المجہول شرح ابوداؤد شریف آپ کی حدیثی خدمت کا عمدہ نمونہ ہے، ۱۵/ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ میں مدینہ منورہ بلد رسول میں وفات پائی اور آسودۂ خواب ہوئے، تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے "تذکرۃ الخلیل"۔

حضرت مولانا قاضی محی الدین خاں صاحب مرادآبادیؒ

ولادت ــــھ　　　　فراغت ــــھ　　　　وفات ۱۳۴۷ھ

روداد دارالعلوم میں درج ہے۔

"جناب مولانا قاضی محی الدین خاں صاحب مرادآبادی رکن مجلسِ شوریٰ دار العلوم قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کے قدیم تلامذہ میں تھے۔ اور حضرت نانوتویؒ کے مخصوص لوگوں میں شمار ہوتے تھے، آپ عرصہ دراز تک ریاست بھوپال کے عہدہ قضاء پر فائز رہے، نہایت وقار وحشمت کے ساتھ عمر پوری فرمائی۔"

آپ کے والد بہادر شاہ ظفر کے مصاحبین خاص میں تھے، حضرت نانوتویؒ سے عقیدت وارادت کا تعلق رکھتے تھے، ۱۸۵۷ء میں معرکہ شاملی کے موقع سے حضرت نانوتویؒ نے اپنی تجاویز بہادر شاہ ظفر تک ان کے ہی ذریعہ پہنچائی تھیں، ۱۳۱۳ھ سے اخیر عمر تک مجلس شوریٰ دار العلوم کے رکن رہے، ۱۳۴۷ھ میں وفات پائی۔

حضرت مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہیؒ

ولادت سـ ھ　　　فراغت ۱۲۹۰ھ　　　وفات ۱۳۱۵ھ

وطن گنگوہ تھا، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مخصوص تلامذہ میں تھے شیخ الہندؒ، اور مولانا احمد حسن امروہیؒ کے ساتھی اور ہم سبق تھے، ۱۲۸۴ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخل ہوئے، اور ۱۲۹۰ھ میں دار العلوم سے فراغت

حاصل کی، مناظرے سے دلچسپی تھی اور اپنے استاذ حضرت نانوتویؒ کے ساتھ رہا کرتے تھے، ۱۲۹۴ھ میں بعد فراغت مدرسہ خورجہ میں صدر مدرس مقرر ہوئے، پھر مدرسہ عبد الرب دہلی منتقل ہو گئے۔

مباحثہ شاہجہاں پور مولانا کا ہی مرتب کردہ ہے، آپ نے سنن ابی داؤد کا حاشیہ "التعلیق المحمود"، کے نام سے لکھا، جو مطبع مجیدی کانپور نے چھاپ دیا ہے، اسی طرح ابن ماجہ کا حاشیہ بھی لکھا، جسے مطبع نامی کانپور نے چھاپا، کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت نانوتویؒ کی ایک مفصل سوانح مرتب کی تھی، جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل تھی، کانپور کے زمانہ قیام میں ان کے گھر میں آگ لگی، جس میں اور کتابوں کے ساتھ یہ سوانح بھی خاکستر ہو گئی، اخیر میں گنگوہ چھوڑ کر کانپور میں مقیم ہو گئے تھے، وہیں ۱۳۱۵ھ میں وفات پائی اور مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہیؒ

ولادت سنہ ھ　　　　فراغت سنہ ۱۲۹۰ھ　　　　وفات سنہ ۱۳۳۰ھ

ابتدائی تعلیم امروہہ میں حاصل کی، کتب حدیث حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے پڑھیں، دار العلوم دیوبند سے فراغت سنہ ۱۲۹۰ھ میں ہوئی، بیعت وخلافت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے تھی۔

۱۲۹۶ھ میں حضرت نانوتویؒ کے حکم سے جب جامع شاہی قاسمی مرادآباد

کی داغ بیل ڈالی گئی تو آپ کو اس کا صدر مدرس بنایا گیا، ۱۳۰۳ھ تک وہاں رہے، اور وہاں سے مدرسہ جامع مسجد امروہہ منتقل ہو گئے، اور برسوں وہاں حدیث کا درس دیتے رہے، ۱۳۲۹ھ میں جب مرادآباد میں موتمر الانصار کا پہلا اجلاس ہوا تو اس کی صدارت آپ کو سونپی گئی، آپ سے سیکڑوں علماء نے فیض پایا، شب ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو انتقال ہوا، نماز جنازہ حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب ؒ مہتمم دار العلوم نے پڑھائی، جامع مسجد امروہہ کے صحن کے جنوبی گوشہ میں آسودہ خواب ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب انبیٹھوی ؒ

ولادت سنہ ھ　　　　فراغت ۱۲۹۲ھ　　　　وفات ۱۳۴۴ھ

اپنے وطن انبیٹھ ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے، اپنے چچازاد بھائی مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری ؒ کے ساتھ ۱۲۸۵ھ میں دار العلوم دیوبند آئے، اور مسلسل تعلیم حاصل کرتے رہے، ۱۲۹۲ھ میں فراغت حاصل کی فراغت کے بعد دار العلوم میں معین المدرسین ہو گئے، پھر مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی ضلع بلند شہر میں مسند تدریس کو زینت بخشی، اس کے بعد مدرسہ فتحپوری دہلی میں مدرس رہے، اخیر میں مالیر کوٹلہ (پنجاب) میں عہدۂ افتاء پر فائز ہوئے، اور پھر پوری زندگی اسی کام میں گذار دی، مولانا کا طرز تعلیم بہت

سہل تھا، علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے، افتاء میں بھی بڑی شہرت رکھتے تھے۔ بیعت وخلافت حضرت گنگوہیؒ سے حاصل تھی، صاحب کشف وکرامت تھے۔ معاصرین میں صاحب اسرار ومعارف شمار ہوتے تھے، آپ کا زہد وتقویٰ مسلم تھا، ۲۸ صفر ۱۳۴۷ھ شب جمعہ میں انتقال فرمایا، اور مالیر کوٹلہ میں ہی سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا عبد العلی صاحب میرٹھیؒ

ولادت سنہ ھ   فراغت سنہ ۱۲۹۴ھ   وفات سنہ ھ

اپنے وطن عبد اللہ پور ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دار العلوم دیوبند آئے، اور ۱۲۹۴ھ میں فراغت پائی، حضرت نانوتویؒ کے ارشد تلامذہ میں تھے، فراغت کے بعد دار العلوم میں مدرس مقرر ہوئے ۱۲۹۷ھ تک درس وتدریس کا فریضہ یہیں انجام دیتے رہے، پھر آپ کو مدرسہ عبد الرب دہلی کا صدر مدرس بنا کر بھیجدیا گیا، جہاں آپ عرصہ دراز تک حدیث کا درس دیتے رہے۔

زہد وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے، کبھی جماعت کی صفِ اولیٰ ترک نہیں ہوئی، اخیر عمر میں فالج کی وجہ سے جب معذور ہو گئے، تو آپ کے تلامذہ آپ کو جماعت کے وقت اٹھا کر صف اولیٰ میں رکھدیا کرتے تھے

اکابر علمار آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں، جنازہ میں پوری دہلی کے مسلمان امنڈ آئے تھے، فرماتے تھے۔

"قاسمی ہو جاؤ، بھوکے ننگے نہ رہو گے، مجھ اپاہج کو دیکھو رزق کی بہتات یہ ہے کہ میرا حجرہ ہمہ قسم کی نعمتوں سے ہر وقت بھرپور رہتا ہے"

عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ

ولادت ۱۲۷۵ھ　　فراغت ۱۲۹۵ھ　　وفات ۱۳۴۷ھ

آپ کا تاریخی نام ظفر الدین ہے، مولانا فضل الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (م ۱۳۲۵ھ)، کے فرزند ارجمند ہیں، جو دار العلوم کے بانیوں میں تھے، ۱۲۸۴ھ میں آپ کو دار العلوم دیوبند میں درجہ حفظ قرآن میں داخل کیا گیا، ۱۲۸۷ھ میں پورا قرآن حفظ فرما لیا، ۱۲۹۵ھ میں دورہ حدیث سے فراغت پائی۔ ۱۲۹۸ھ میں دستار فضیلت اور سند عطار کی گئی، بعد فراغت دار العلوم میں ہی معین المدرس ہو گئے، اور فتویٰ نویسی کی خدمت بھی سپرد ہوئی، پھر آپ کو ۱۲۹۹ھ میں مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ کا مدرس بنا کر میرٹھ بھیجدیا گیا، وہاں عرصہ تک درس دیتے رہے۔

۱۳۰۹ھ میں نائب مہتمم کی حیثیت سے دار العلوم میں واپس ہوئے

۱۳۱۰ھ میں جب دارالافتاء کا افتتاح ہوا تو آپ کو مفتی بنایا گیا، ۱۳۴۶ھ تک تنہا یہ خدمت انجام دیتے رہے، افتاء کے ساتھ دو تین اسباق بھی پڑھاتے رہے، ۱۳۴۷ھ میں کچھ دنوں ڈابھیل میں دورۂ حدیث کا درس دیا۔

۱۷ر جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو آپ کی وفات ہوئی، قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہیں، اب تک آپ کے فتاویٰ کی دس ضخیم جلدیں خاکسار محمد ظفیر الدین کی فقہی ترتیب و تحشیہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔

حضرت مولانا منصور علی خاں صاحب مرادآبادیؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۲۹۵ھ　　　وفات ۱۳۴۷ھ

حضرت نانوتویؒ کے ارشد تلامذہ میں تھے، اور استاذ محترم سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے، ۱۲۹۵ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، ایک عرصہ تک حضرت نانوتویؒ کے ساتھ رہے۔

وطن سے حیدرآباد چلے گئے، وہاں جامعہ طبیہ کی تدریس پر مامور ہوئے، اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے تھے، اخیر عمر میں مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے اور اسی شہر مقدس کو وطن بنا لیا، ۱۳۴۷ھ میں اسی بلدہ طیبہ میں وفات پائی، ”مذہب منصور“ آپ کی عمدہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

حضرت مولانا حکیم رحیم اللہ صاحب بجنوریؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۲۹۵ھ　　　وفات ۱۳۴۷ھ

حضرت نانوتویؒ کے تلامذہ میں تھے، نصاب کی تکمیل دارالعلوم دیوبند میں ۱۲۹۵ھ میں کی، طب آپ نے حکیم ابراہیم لکھنویؒ سے پڑھی تھی، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، سفر حج کے موقع سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہوئے۔

حکیم صاحب نے ۱۴ راگست ۱۹۲۹ء ۱۳۴۷ھ یوم جمعہ کو وفات پائی، جمعہ کی نماز پڑھ کر جونہی سلام پھیرا روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی، حکیم صاحب کے والد مولانا علیم اللہ صاحبؒ حضرت نانوتویؒ کے ساتھیوں میں تھے۔

حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب دیوبندیؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۲۹۵ھ　　　وفات ۱۳۴۵ھ

آپ شیخ الہندؒ کے چھوٹے بھائی تھے، تعلیم از ابتدا تا انتہا دارالعلوم دیوبند میں پائی، ۱۲۹۵ھ میں فراغت حاصل کی، پھر دہلی جاکر طب کی تعلیم

حاصل کی، آپ کو حضرت گنگوہیؒ سے شرف بیعت حاصل تھا،

۱۳۰۲؁ھ میں دارالعلوم میں مدرس عربی وطب مقرر ہوئے، طلبہ کا علاج و معالجہ بھی آپ کے سپرد تھا، اس کے بعد برابر دارالعلوم سے وابستہ رہے، ۱۳۴۵؁ھ میں وفات پائی۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امروہیؒ

ولادت ۱۲۷۷؁ھ　　　فراغت ــــ ھ　　　وفات ۱۳۶۷؁ھ

بمبئی میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں قرآن پاک حفظ کیا، ابتدائی تعلیم بھی وہیں پائی، ہندوستان آکر پہلے مولانا احمد حسن امروہیؒ سے پڑھتے رہے پھر دیوبند آکر حدیث و تفسیر کے اسباق حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے پڑھے، اپنے درس میں عموماً حضرت نانوتویؒ کے حوالے دیا کرتے تھے۔ تفسیر میں ملکہ تامہ حاصل تھا، مدرسہ شاہی مرادآباد، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل اور جامعہ اسلامیہ امروہہ میں ساٹھ سال تک درس و تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے، آپ کے تلامذہ کی کثیر تعداد تھی۔

۱۳۶۲؁ھ میں دارالعلوم دیوبند میں بھی کچھ دنوں تفسیر و حدیث کا درس دیا، حدیث و فقہ میں ممتاز مقام رکھتے تھے، تفسیر بیضاوی، مطول اور مختصر المعانی پر آپ نے حواشی لکھے، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

سے بیعت واجازت حاصل تھی، ۹۰ سال کی عمر میں ۲۲/جمادی الثانیہ ۱۳۶۷ھ کو وفات پائی، اور اپنے استاذ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین صاحب نگینوی ثم دہلویؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۲۹۹ھ　　　وفات ۱۳۵۵ھ

نگینہ ضلع بجنور وطن تھا، ۱۲۹۹ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، علوم دینیہ اور علم طب دونوں میں رسوخ حاصل تھا، اور زندگی بھر دونوں کا درس دیتے رہے، ابتداء میں غازی پور قیام رہا، پھر دہلی آگئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

آپ حضرت العلامہ محمد ابراہیم صاحبؒ کے بھی استاذ تھے، جس زمانہ میں جونپور کے مدرسہ میں درس وتدریس کی خدمت انجام دے رہے تھے حضرت علامہ نے آپ سے پڑھا، ۱۸/صفر ۱۳۵۵ھ کی شب میں بعد نماز تہجد واصل بحق ہوئے۔

حضرت مولانا حکیم عبدالوہاب صاحب غازی پوریؒ

ولادت سنہ ھ　　　　فراغت سنہ ۱۳۰۰ھ　　　　وفات سنہ ۱۳۶۰ھ

یوسف پور ضلع غازی پور وطن تھا، سنہ ۱۳۰۰ھ میں دار العلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، حافظ قرآن بھی تھے، اور عربی ادب بھی محنت سے پڑھ رکھی تھی، فراغت کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے بیعت ہوکر آپ کی خدمت میں تزکیۂ باطن میں مشغول رہے۔

حضرت مرشد کی دعا سے نبض شناسی میں کمال حاصل تھا، گو بچپن سے نابینا تھے، مگر قلب بیدار تھا، اور ذہن رسا کے مالک تھے، علاج معالجہ میں دہلی میں بہت مشہور تھے۔

ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ میں دہلی میں وفات پائی، اور گنگوہ لاکر حضرت مرشد کے پہلو میں دفن کئے گئے، اس طرح آپ کی دیرینہ تمنا برآئی۔

حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ مہتمم دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۲۷۹ھ فراغت ۱۳۰۰ھ وفات ۱۳۴۷ھ

اپنے وطن نانوتہ میں پیدا ہوئے۔ قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتویؒ کے فرزند ارجمند تھے، قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ کو والد محترم نے مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی بھیجدیا، وہاں ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر جامعہ قاسمیہ مرادآباد بھیجے گئے، وہاں متوسطات کی کتابیں پڑھیں، ۱۳۰۰ھ میں دیوبند آکر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ سے ترمذی شریف پڑھی، پھر گنگوہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر دورۂ حدیث اور تفسیر کی کتابیں پڑھیں، ۱۳۰۳ھ میں دار العلوم میں بحیثیت مدرس عربی تقرر ہوا، دس سال مسلسل یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

حضرت گنگوہیؒ نے ۱۳۱۳ھ میں مہتمم کے عہدہ پر فائز فرمایا، ۳۵ سال اس عہدہ پر رہ کر دار العلوم کی خدمت کرتے رہے، درس کا سلسلہ بھی جاری رہا، ۱۳۴۱ھ میں بحیثیت مفتی اعظم حیدرآباد تشریف لے گئے ۱۳۴۴ھ میں واپس آگئے، اور دار العلوم کی خدمات میں منہمک رہے، حیدرآباد سے واپس تشریف لارہے تھے کہ ۳ جمادی الاولی ۱۳۴۷ھ ریل میں اس دنیا کو الوداع کہا، نظام کے حکم سے جنازہ واپس حیدرآباد لے جایا گیا۔

اور خطہ صالحین میں تدفین عمل میں آئی، تفصیلی حالات کے لئے پڑھیے "حکیم الاسلام اور ان کی مجالس" نامی کتاب۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ

ولادت ــــھ فراغت ۱۳۰۰ھ وفات ۱۳۴۸ھ

آپ مولانا فضل الرحمٰن صاحبؒ (م ۱۳۲۵ھ) کے فرزند ارجمند تھے۔ دیوبند میں پیدا ہوئے، از اول تا آخر دار العلوم دیوبند میں تعلیم پائی۔ یہیں سے فراغت حاصل کی، عربی ادب میں مہارت حاصل تھی، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، ۱۳۲۵ھ میں آپ کو نیابت اہتمام کے عہدہ پر فائز کیا گیا، اپنی محنت اور بیدار مغزی سے آپ نے دار العلوم کو بہت ترقی دی، علمی ماحول بنایا،

۱۳۴۴ھ میں حیدر آباد میں حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ کے علحدگی کے بعد مفتی اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ اور ایک سال کے بعد دار العلوم آ گئے، حافظ صاحبؒ کی وفات کے بعد مہتمم کے عہدہ پر بھی رہے آخر ۴ رجب ۱۳۴۸ھ کی شب میں اس دنیا کو الوداع کہا، ۱۳۴۰ھ میں آل انڈیا جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس گیا کی صدارت فرمائی اور خطبہ دیا، تصانیف میں اسلام کیوں کر پھیلا، مشورہ کی اہمیت، قصائد لامیہ، اور تعلیمات اسلام

مشہور ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

ولادت ۱۲۸۰ھ　　فراغت ۱۳۰۱ھ　　وفات ۱۳۶۲ھ

۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ یوم چہار شنبہ کو بوقت صبح صادق اپنے وطن تھانہ بھون میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن کیا، فارسی مولانا فتح محمد تھانویؒ سے پڑھی، ۱۲۹۵ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے مشکوٰۃ، مختصر اور ملاحسن وغیرہ پڑھی، پھر ۱۳۰۱ھ میں فراغت حاصل کی، قرأت آپ نے قاری محمد عبداللہ مہاجر مکیؒ سے حاصل کی، فراغت کے بعد کانپور بحیثیت مدرس تشریف لے گئے۔ پہلے مدرسہ فیض عام میں رہے تین چار ماہ بعد مدرسہ جامع العلوم میں آگئے، چودہ سال دہاں درس وتدریس، افتاء اور وعظ کی خدمت انجام دی۔

صفر ۱۳۱۵ھ میں کانپور سے تھانہ بھون آگئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی، ربیع الاول ۱۳۱۵ھ سے بیعت وارشاد کی خدمت میں مشغول ہوئے، لاکھوں علماء، صلحاء، مشائخ اور خواص وعوام آپ کے مسترشدین میں داخل ہوئے، ان میں ۷۴ مجاز بیعت ہوئے، اور ۵۹ مجاز صحبت قرار پائے، ایک ہزار سے زیادہ تصانیف اور مواعظ شائع ہوئے

۱۵ر رجب ۱۳۶۲ھ کی شب میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا، تھانہ بھون ایک ذاتی باغ میں حسب وصیت آپ کی تدفین عمل میں آئی، تفصیل کے لئے دیکھئے اشرف السوانح، حکیم الامت نقوش و تاثرات۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب ہزارویؒ

ولادت ۔۔ھ　　فراغت ۱۳۰۳ھ　　وفات ۱۳۳۷ھ

ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے، ابتدائی تعلیم کے بعد دارالعلوم دیوبند آئے، یہاں رہ کر انھوں نے ۱۳۰۳ھ میں فراغت حاصل کی، ۱۳۰۶ھ میں ان کو دارالعلوم میں مدرس مقرر کیا گیا، یہاں تیس سال تک علم کی خدمت کی، ہزاروں طلبہ نے آپ سے استفادہ کیا، علوم نقلیہ وعقلیہ کے حافظ تھے، درس وتدریس میں بڑی مہارت رکھتے تھے، ۱۸ر محرم ۱۳۳۷ھ کو دارالعلوم میں آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوریؒ

ولادت ۔۔ھ　　فراغت ۱۳۰۴ھ　　وفات ۱۳۷۱ھ

چاندپور ضلع بجنور آپ کا وطن تھا، ۱۳۰۴ھ میں دارالعلوم دیوبند سے

فارغ ہوئے، ذی استعداد عالم، کامیاب استاذ اور مشہور واعظ تھے، مناظرہ میں اپنی آپ مثال تھے، عرصہ دراز تک مدرسہ امدادیہ دربھنگہ اور مدرسہ مراد آباد میں صدارت تدریس پر فائز رہے، دارالعلوم دیوبند میں نظامت تعلیم کی خدمت کچھ دنوں تفویض رہی، تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، شعبہ تبلیغ کی نظامت کو بھی عزت بخشی۔

مولانا رفیع الدین صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند سے بیعت ہوئے پھر حضرت تھانویؒ کی طرف رجوع کیا اور مجاز بیعت ہوئے، ۱۳۵۰ھ کو دارالعلوم سے سبکدوش ہوئے، اس کے بعد پھر دربھنگہ (بہار) میں صدارت تدریس پر بہت دنوں فائز رہے، اخیر عمر میں اپنے وطن میں قیام پذیر ہو گئے، اور وہیں ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ میں وفات پائی، ایک درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں، ذاتی کتب خانہ آٹھ ہزار کتابوں پر مشتمل تھا جسے ان کے صاحبزادہ نے دارالعلوم دیوبند کو دیدیا۔

حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب سرہندی ثم بریلویؒ

ولادت ــــھ   فراغت ۱۳۰۶ھ   وفات ۱۳۶۳ھ

سرہند سے متصل "بسی" نام کے گاؤں کے رہنے والے تھے، پہلے مولانا احمد حسن صاحب کانپوریؒ سے پڑھا، پھر دارالعلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۰۶ھ میں

فراغت حاصل کی، شیخ الہندؒ کے تلامذہ میں تھے، فراغت کے بعد مدرسہ فیض عام کانپور میں مدرس ہوئے، پھر ۱۳۱۲ھ میں بریلی چلے گئے، وہاں مدرسہ اشاعت العلوم قائم فرمایا، اور ساری عمر وہیں درس وتدریس میں گذاری۔ ہزاروں طلبار علوم دینیہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی، مولانا احمد رضا خاں نے بھی ابتدائی عربی مولاناؒ سے ہی پڑھی تھی، اور زندگی بھر انھوں نے اپنے اس استاذ کی تعظیم وتکریم بھی کی، ۷ رصفر ۱۳۶۳ھ کو بریلی میں وفات پائی، اور سپرد خاک ہوئے۔

مجاہد جلیل حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۳۰۷ھ　　　وفات ۱۳۶۳ھ

آپ کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی، مولانا کے والد ہندو سے سکھ ہو گئے تھے، آپ نے ابتدائی تعلیم بام پور کے مڈل اسکول میں پائی، دوران تعلیم اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے، اور سندھ چلے گئے، وہاں عرصہ تک قیام رہا، حافظ محمد صدیق ایک صاحب نسبت بزرگ تھے، ان کی خدمت میں رہے، ۱۳۰۶ھ میں دار العلوم دیوبند آئے، ۱۳۰۷ھ میں دورہ حدیث میں شریک ہوئے، اس کے بعد سندھ واپس ہو گئے، ۱۳۱۵ھ میں پھر دوبارہ دیوبند آئے اور حضرت شیخ الہندؒ سے اجازت حدیث حاصل کی،

اسی کے ساتھ سیاسی مشاغل میں حضرت شیخ الہندؒ کے معاون ہو گئے، ۱۳۲۷ھ میں جب جمعیۃ الانصار قائم ہوئی تو مولانا اس کے ناظم بنائے گئے، بعض وجوہ کی بنا پر شیخ الہندؒ نے ان کو دیوبند سے دہلی بھیجدیا، جہاں آپ نے "نظارۃ المعارف القرآنیہ" کے نام سے ایک علمی ادارہ قائم کیا ۱۳۳۳ھ میں شیخ الہندؒ کے حکم سے کابل روانہ ہوئے، وہاں جلاوطنی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوئے، اسی زمانہ میں ترکی کا سفر ۱۳۴۲ھ میں کیا، وہاں سے ۱۳۴۴ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مقیم ہو گئے، چودہ سال وہاں قیام رہا، جب ہندوستان میں وزارتیں قائم ہوئیں تو سندھ حکومت کی سعی سے ۱۳۵۸ھ میں ہندوستان واپس تشریف لائے، علماء کو درس دیا، اخیر میں بھاولپور تشریف لے گئے، اور وہیں "دین پور" نامی آبادی میں وفات ہوئی، بہت ذہین، ذی علم اور سیاسی بزرگ تھے، شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے علوم سے گہری وابستگی اور مناسبت تھی، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔

حضرت مولانا گل محمد خاں صاحب بجنوری ثم دیوبندیؒ

ولادت ــــھ فراغت ۱۳۰۸ھ وفات ۱۳۵۵ھ

مولانا اپنے وطن میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دیوبند آئے، اور یہاں پڑھتے رہے، اور ۱۳۰۸ھ میں فراغت حاصل کی،

اس کے بعد مختلف جگہوں میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے، ۱۳۱۶ھ میں ۲۴ر شوال کو مولانا کا تقرر دارالعلوم دیوبند میں مدرس عربی کی جگہ ہوا، ۱۳۱۶ھ تک درس دیتے رہے، ۲۳ر محرم ۱۳۱۹ھ کو انھیں مدرسہ منگلور بھیجدیا گیا، اور پھر ۲۳ر شوال ۱۳۲۰ھ کو دارالعلوم دیوبند بلالیا گیا، اس وقت سے اخیر عمر تک دارالعلوم میں تدریس کے ساتھ دوسرے فرائض بھی انجام دیتے رہے، ۱۲ر رمضان ۱۳۵۳ھ کو وفات پائی۔

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کٹھوری ؒ

ولادت ۱۲۸۱ھ فراغت ۱۳۰۵ھ وفات ۱۳۷۴ھ

اپنے وطن کٹھور ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ میرٹھ، مدرسہ فتحپوری، اور امروہہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۰۵ھ میں فراغت حاصل کی، شیخ الہندؒ کے تلامذہ میں تھے، فراغت کے بعد دہلی جاکر طب کی تعلیم حاصل کی، ابتدا میں اپنے وطن میں مطب کرتے رہے، پھر شہر میرٹھ آگئے یہاں مطب بھی جاری رہا، اور خواہش مندوں کو برابر طب کی کتابیں بھی پڑھاتے رہے، اپنے قصبہ میں جامع مسجد اور عیدگاہ بنوائی، دارالعلوم کی امداد میں برابر حصہ لیتے رہے، مختلف روداد دارالعلوم دیوبند میں مولانا کی تعریف کی گئی ہے، اوران کی خدمت اور اخلاق حمیدہ کو سراہا گیا ہے، عرصہ تک مجلس شوریٰ کے

رکن رہے، حضرت مدنیؒ سے بڑی بے تکلفی تھی، ۱۳۷۴ھ میں اپنے قصبہ میں وفات پائی، اور دفن کیے گئے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ

ولادت ۱۲۸۲ھ فراغت ۱۳۰۹ھ وفات ۱۳۶۳ھ

اپنے وطن امرتسر میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی، حدیث کی کتابیں شیخ عبدالمنان وزیرآبادیؒ سے پڑھیں، اس کے بعد ۱۳۰۶ھ میں دیوبند آکر دارالعلوم میں داخل ہوئے، اور کئی سال رہ کر معقولات اور فقہ کی تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد امرتسر میں تصنیف وتالیف میں مشغول ہوئے مسلکاً اہلحدیث تھے، امرتسر سے ایک ہفت روزہ اخبار "اہلحدیث" کے نام سے نکالنا شروع کیا جو ۴۴ سال تک جاری رہا، مناظرہ میں بڑی شہرت رکھتے تھے، قادیانیت کے خلاف متعدد جاندار کتابیں لکھیں، اور متعدد کامیاب مناظرے کیے۔

۱۳۲۶ھ میں مرزا غلام احمد کو مناظرہ میں چیلنج کیا کہ جو جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرے گا، جسے مرزا نے منظور کرلیا تھا، چنانچہ مرزا اس کی پاداش میں ہیضہ میں مبتلا ہوکر ۱۹۰۸ء میں مرگیا، مولانا امرتسری اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے، اور اسلام اور مسلمانوں کی بڑی اہم خدمات انجام دیں، تصانیف

میں تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی، تفسیر ثنائی اردو، اور تقابل ثلاثہ وغیرہم عمدہ کتابیں ہیں۔ "شیر پنجاب" کے نام سے یاد کیے جاتے تھے، جمعیۃ العلماء ہند کی تاسیس میں آپ کا بھی حصہ ہے، تحریک آزادی میں پیش پیش رہے تقسیم ہند کے بعد گوجرانوالہ منتقل ہو گئے تھے، ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۶۳ھ کو سرگودھا میں وفات پائی، اور سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا شاہ وارث حسن کوڑہ جہان آبادیؒ

ولادت سـ ھ　　　　فراغت ۱۳۱۲ھ　　　　وفات ۱۳۵۵ھ

اپنے وطن میں پیدا ہوئے، ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، اور تعلیم میں انہماک کے ساتھ مشغول رہے، ۱۳۱۲ھ میں فراغت حاصل کی، حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں رہ کر محنت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے، حجاز جاکر حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی خدمت میں بھی کچھ دنوں گذارا، کچھ دنوں بنارس اور مظفرپور کے مدرسہ میں صدر مدرس رہے، پھر ملازمت سے سبکدوش ہو کر لکھنؤ میں اقامت پذیر ہو گئے، اور ارشاد و بیعت کی خدمت شروع کردی، بڑے بڑے جدید تعلیم یافتہ آپ سے مرید ہوئے،

۱۶ر جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ کو اس دنیا سے کوچ فرمایا، جامع مسجد ٹیلہ شاہ پیر محمد لکھنؤ کے قریب تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مولانا امین الدین صاحب دہلویؒ

ولادت سنہ ھ فراغت ۱۳۱۲ھ وفات ۱۳۳۸ھ

اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئے، ۱۳۰۴ھ میں دار العلوم دیوبند آئے۔ تین سال پڑھنے کے بعد ۱۳۰۷ھ میں شاہجہاں پور چلے گئے، ۱۳۰۹ھ پھر دیوبند آئے، اور ۱۳۱۲ھ میں فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد ۱۳۱۵ھ میں مدرسہ امینیہ دہلی قائم کیا۔ آپ کے عقیدت مندوں کا حلقہ وسیع تھا، زندگی بھر اس مدرسہ سے وابستہ رہے، جہاں برابر آپ کا فیض جاری رہا، ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ کو انتقال فرمایا۔ "مہندیوں" میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کے مزار کے پاس دفن ہوئے، مدرسہ امینیہ بحمداللہ قائم ہے، اور اس کا فیض برابر جاری ہے، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ مفتی اعظم ہند نے پوری زندگی اسی مدرسہ میں درس حدیث دیا، اور مستفتیوں کے مرجع بنے رہے

حضرت مولانا محمد صادق صاحب کراچویؒ

ولادت سنہ ھ فراغت ۱۳۱۲ھ وفات سنہ ھ

اپنے وطن کراچی میں پیدا ہوئے، دار العلوم دیوبند سے ۱۳۱۲ھ میں

فراغت حاصل کی، حضرت شیخ الہندؒ کی سیاسی تحریک کے ایک بڑے رکن تھے، اور حسب ہدایت خدمات انجام دیتے تھے، پہلی جنگ عظیم کے زمانہ میں جب انگریزوں نے عراق پر حملہ کیا تو آپ نے کس بیلا کے بلوچی قبائل میں بغاوت کرادی، تاکہ انگریزوں کو کمک نہ پہنچ سکے، اور یہی ہوا بھی، وہاں انگریزی فوج کو مجبور ہو کر ہتھیار ڈالنا پڑا، بغاوت کے جرم میں مولانا گرفتار کر کے بند کر دیئے گئے، تحریک خلافت میں بھی اہم خدمات انجام دیں۔

۱۳۵۰ھ سے ۱۳۶۶ھ تک مجلس شوریٰ دار العلوم کے رکن رہے، آپ نے کراچی میں مدرسہ بھی قائم کیا تھا، اور وہاں درس وتدریس کا سلسلہ بھی برابر جاری تھا، پوری زندگی اسی کام میں گذری۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ

ولادت ۱۲۹۲ھ — فراغت ۱۳۱۳ھ — وفات ۱۳۷۲ھ

شاہجہاں پور میں پیدا ہوئے، وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد مدرسہ قاسمیہ شاہی مرادآباد میں داخل ہوئے، اخیر میں دار العلوم آئے، اور یہاں سے ۱۳۱۳ھ میں فراغت حاصل کی، بعد فراغت مدرسہ عین العلم شاہجہاں پور میں مدرس ہو گئے، اسی زمانہ میں افتاء کا بھی کام شروع کیا، ۱۳۲۱ھ میں رد قادیانیت میں ایک رسالہ "البرہان" کے نام سے نکالا،

پھر مولانا امین الدین صاحب دہلویؒ کے اصرار پر اسی سال کے اخیر میں دہلی مدرسہ امینیہ میں آگئے، اور صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز ہوئے، اور اخیر عمر تک اسی پر قائم رہے، ۱۹۱۹ء سے جمعیۃ علماء ہند کے عرصہ دراز تک صدر رہے، سیاسی سرگرمی کے جرم میں جیل بھی جانا پڑا بحیثیت ہندوستانی نمائندہ ایک دفعہ حجاز اور دوسری مرتبہ مصر تشریف لے گئے، اپنے دور میں ہندوستان کے مفتی اعظم مانے جاتے تھے۔

۱۳؍ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ کو شب میں دہلی میں وفات پائی، اور دفن ہوئے۔ علماء میں ذی رائے شمار ہوتے تھے، آپ کے فتاویٰ کی آٹھ جلدیں "کفایت المفتی" کے نام سے شائع ہو چکی ہیں "تعلیم الاسلام" آپ کی مقبول عام وخاص کتاب ہے، ۱۳۵۵ھ سے ۱۳۷۲ھ تک دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے، تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے الجمعیۃ دہلی کا مفتی اعظم نمبر۔

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ

ولادت ۱۲۹۲ھ فراغت ۱۳۱۴ھ وفات ۱۳۵۲ھ

کشمیر وطن تھا، ۲۷؍ شوال ۱۲۹۲ھ کو ولادت ہوئی، ۴½ سال کی عمر میں اپنے والد مولانا سید معظم صاحبؒ سے قرآن شریف شروع کیا،

فارسی وغیرہ ایک ڈیڑھ سال میں ختم کرلی، تین سال ہزارہ کے مدارس میں رہے ۱۳۱۰ھ میں دیوبند آئے، ۱۳۱۴ھ میں فراغت حاصل کی، بعد فراغت حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر سند حدیث اور باطنی فیوض سے مالامال ہوئے اور خلافت پائی، مدرسہ امینیہ دہلی میں درس وتدریس کی خدمت انجام دینے لگے، ۱۳۲۰ھ میں کشمیر واپس ہوئے، وہاں ایک مدرسہ فیض عام کے نام سے قائم فرمایا، ۱۳۲۳ھ میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا، کچھ دنوں وہاں رہ کر مختلف کتب خانوں سے استفادہ کیا۔

۱۳۲۷ھ میں دیوبند تشریف لائے، اساتذہ نے یہاں روک لیا، درس کی خدمت پر مامور کیا، مدت تک دارالعلوم سے کوئی حق المحنت قبول نہیں کیا، مہتمم دارالعلوم حافظ محمد احمد صاحبؒ کے مہمان رہے، ۱۳۳۳ھ میں جب شیخ الہندؒ حجاز روانہ ہوئے تو اپنا جانشیں شاہ صاحبؒ کو منتخب فرمایا ۱۲ سال تک مسند صدارت پر رونق افروز رہے، ۱۳۴۶ھ میں دارالعلوم دیوبند سے علٰحدہ ہوکر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لے گئے، ۱۳۵۱ھ تک وہاں درس حدیث دیتے رہے، حضرت شاہ صاحبؒ کا حافظہ مشہور تھا، آپ کو چلتا پھرتا کتب خانہ کہا جاتا تھا، اس دور کے تمام علماء نے آپ کی عظمت کا اعتراف کیا، علامہ اقبال آپ سے بہت متاثر تھے، اور استفادہ کیا کرتے تھے، دیوبند ہی کے ہوکر رہ گئے تھے، چنانچہ یہیں ۳ صفر ۱۳۵۲ھ میں دنیا کو الوداع کہا، آپ کی بہت قیمتی تصانیف ہیں، اور بڑے ذی علم تلامذہ

چھوڑے، قادیانیت کے خلاف مناظرے کئے، اور کتابیں لکھیں فیض الباری الانوار المحمود، معارف السنن، انوار الباری، یہ سب آپ کی درسی تقریروں کا بیش قیمت مجموعہ ہے جنہیں آپ کے تلامذہ نے مرتب کر کے شائع کیا۔ اکفار الملحدین، خاتم النبیین، کشف الستر وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے حیات انور، نقش دوام، اور نفحۃ العنبر۔

حضرت مولانا ماجد علی صاحب جونپوریؒ

ولادت سنہ ھ | فراغت سنہ ۱۳۱۴ھ | وفات سنہ ۱۳۵۲ھ

مانی کلاں ضلع جونپور میں پیدا ہوئے، ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد مولانا عبدالحق بن فضل حقؒ (م ۱۳۱۸ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تحصیل علم میں مشغول رہے، پھر مولانا لطف اللہ صاحب علی گڈھیؒ کی خدمت میں آئے، اور آپ سے پڑھا، ۱۳۱۴ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، اس کے بعد دو سال حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی خدمت میں رہ کر حدیث کے اسباق میں شریک ہوتے رہے، مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی، مینڈھو ضلع علی گڈھ، مدرسہ عزیزیہ بہار شریف، اور اخیر میں مدرسہ عالیہ کلکتہ کے پرنسپل ہو گئے، سیکڑوں نامور علماء آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں، شوال ۱۳۵۲ھ میں وفات پائی۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر)۔

حضرت مولانا سید احمد صاحب مدنی ؒ

ولادت ۱۲۹۳ھ　　فراغت ۱۳۱۵ھ　　وفات ۱۳۵۸ھ

بانگرمئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ جہاں آپ کے پدر بزرگوار مولانا سید حبیب اللہ صاحب ؒ قیام پذیر تھے، وطن الہ داد پور ٹانڈہ ضلع فیض آباد تھا، ابتدائی تعلیم حاصل کر کے دار العلوم دیوبند آئے، ۱۳۱۵ھ میں دورہ حدیث سے فراغت پائی، حضرت گنگوہی ؒ سے بیعت تھے، خلافت حضرت شیخ الہند ؒ سے حاصل تھی۔

۱۳۱۶ھ میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے، اور عمر بھر علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہے، ۱۳۴۰ھ میں مسجد نبوی کے متصل "مدرسۃ الشرعیہ" قائم کیا، اس وقت کوئی دینی درسگاہ وہاں باضابطہ قائم نہیں تھی، ۱۱ر شوال ۱۳۵۸ھ کو وفات پائی، اور جنت البقیع میں دفن ہوئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ؒ

ولادت ۱۲۹۶ھ　　فراغت ۱۳۱۶ھ　　وفات ۱۳۷۷ھ

موضع الہ داد پور ٹانڈہ ضلع فیض آباد وطن تھا۔ آپ کے والد محترم مولانا

سید حبیب اللہ صاحبؒ بانگرمئو ضلع اناؤ میں ہیڈ ماسٹر تھے، وہیں آپ پیدا ہوئے، پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳۰۹ھ میں دیوبند حاضر ہوئے، ابتدائی درجہ عربی میں داخل ہوئے، ۱۳۱۶ھ میں فراغت حاصل کی، واپس ہوکر والد بزرگوار کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، حجاز پہنچ کر حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے اکتساب فیض کیا، ۱۷ سال تک مسجد نبوی میں درس حدیث دیا، شیخ الہندؒ کی معیت میں اسارت مالٹا کی اذیت برداشت کی، ۱۳۳۹ھ میں مالٹا سے شیخ الہندؒ کے ساتھ ہندوستان واپسی ہوئی، یہاں سیاسیات میں شریک ہوگئے، اور ملک کی آزادی کے لئے وہ سب کچھ کیا جو ایک محب وطن کو کرنا چاہئے، متعدد بار جیل جانا پڑا، اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے، جب تک ملک کو آزاد نہیں کرالیا، ملک و ملت نے شیخ الاسلام کے نام سے یاد کیا،

۱۳۴۶ھ میں حضرت کشمیریؒ کی علحدگی کے بعد دارالعلوم دیوبند کی مسند صدارت پر فائز کئے گئے اور اخیر عمر تک اسی عہدہ پر قائم رہے، ۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ ۳ بجے دن میں وفات پائی اور قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہیں، آپ کے ہزاروں شاگرد اور لاکھوں مرید ملک و بیرون ملک میں پھیلے ہوئے ہیں، آپ کی متعدد تصانیف ہیں، تقریر ترمذی متعدد تلامذہ نے مختلف ناموں سے شائع کی ہیں، نقش حیات، الشہاب الثاقب، مکتوبات شیخ الاسلام، جمعیۃ علماء ہند کے مختلف اجلاسوں کے متعدد خطبات صدارت اور سیاسیات پر متعدد رسالے آپ کے قلم کے رہین منت ہیں، مفصل حالات

کے لئے دیکھئے نقش حیات، الجمعیۃ دہلی کا شیخ الاسلام نمبر، الحرم میرٹھ کا حضرت مدنی نمبر، حیات شیخ الاسلام از مولانا سید محمد میاںؒ۔

حضرت مولانا کریم بخش صاحب سنبھلیؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۳۱۶ھ　　　وفات ۱۳۶۲ھ

ابتدائی اور متوسطات تک کی تعلیم اپنے وطن سنبھل سے حاصل کر کے امروہہ پہنچے، وہاں حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ سے کچھ دنوں تعلیم حاصل کی پھر دیوبند آ گئے، اور یہاں ۱۳۱۶ھ میں شیخ الہندؒ سے دورہ حدیث پڑھا اور فراغت پائی۔

آپ کے شاگردوں میں اپنے دور کے جید الاستعداد علماء پیدا ہوئے، حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحبؒ سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے ہاپوڑ میں آپ سے پڑھا، اور جس زمانہ میں دار العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ کی مسندِ صدارت پر فائز تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی مدظلہ، اور مجاہد جلیل حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب نعمانیؒ، اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ نے تعلیم حاصل کی، ۱۳۶۲ھ میں اپنے وطن سنبھل میں وفات پائی۔

حضرت مولانا عبد السمیع صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۲۹۵ھ فراغت ۱۳۱۸ھ وفات ۱۳۶۶ھ

اپنے وطن دیوبند میں ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے، شروع سے آخر تک دارالعلوم میں تعلیم پائی، ۱۳۱۸ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی فراغت کے بعد فتح گڈھ ضلع فرخ آباد میں کئی سال تک مدرس رہے، پھر مدرسہ اسلامیہ رڑکی ضلع سہارنپور اور مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی میں درس دیا، ۱۳۲۸ھ میں دارالعلوم میں بلالئے گئے، اور ابتدائی درجات کی تعلیم سپرد ہوئی، ترقی کر کے علیا تک کی کتابیں پڑھائیں، ۳۸ سال دارالعلوم سے وابستہ رہے، مشکوٰۃ اور مختصر آپ کی مشہور تھی، بستان المحدثین کا اردو ترجمہ کیا، جو "ریاض الراحیین" کے نام سے چھپ چکی ہے، اس کے علاوہ متعدد کتابیں آپ کے قلم کی رہین منت ہیں، دیوبند میں ۱۱ صفر ۱۳۶۶ھ کو دنیا کو الوداع کہا۔ قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہیں۔

حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوریؒ

ولادت ۔۔۔ھ　　　فراغت ۱۳۱۸ھ　　　وفات ۱۳۶۷ھ

پوریٰنی ضلع بھاگلپور وطن تھا، ابتدائی تعلیم کے بعد بھاگلپور، کانپور، حیدرآباد دہلی میں رہ کر متوسطات کی تعلیم حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں مولانا اشرف عالم بھاگلپوریؒ، حضرت تھانویؒ، مولانا اسحاق بردوانیؒ، مفتی لطف اللہ علی گڈھیؒ مولانا عبدالوہاب فاضل بہاریؒ، مولانا میاں نذیر حسین دہلویؒ جیسے نامور اساتذہ اور علماء ہیں، جن سے دورہ سے پہلے آپ نے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھی، اخیر میں دارالعلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۱۸ھ میں شیخ الہندؒ کے درس میں شریک ہوکر فراغت حاصل کی۔

تکمیل نصاب کے بعد سات آٹھ سال دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس اور مفتی رہے۔ اس کے بعد مدرسہ عزیزیہ بہار شریف، مدرسہ عالیہ کلکتہ، مدرسہ عالیہ سلہٹ میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث رہے، ۱۹۲۰ء میں مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے پرنسپل مقرر ہوئے، دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے ۱۳۵۰ھ سے ۱۳۶۲ھ تک رکن رہے، ۱۲؍رجب ۱۳۶۷ھ میں انتقال فرمایا، اور اپنے وطن میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کے فتاویٰ کی تعداد کافی ہے، دو کتابیں بھی مطبوعہ ہیں۔

حضرت مولانا احمد صاحب مئوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۹۰؁ھ فراغت ۱۳۱۹؁ھ وفات ۱۳۶۷؁ھ

مولانا اپنے وطن مئو میں ۱۲۹۰؁ھ میں پیدا ہوئے، شرح جامی تک اپنے والد سے تعلیم حاصل کی، وہاں سے نکل کر مدرسہ جامع العلوم کانپور پہنچے تین سال وہاں تعلیم پائی، وہاں سے مدرسہ احمدیہ آرہ (بہار) آئے، وہاں کتب حدیث اور منطق کی اعلیٰ کتابیں پڑھیں، وہاں سے دہلی آکر حضرت مولانا میاں نذیر حسین صاحبؒ کے درس حدیث میں شریک ہوئے، اخیر میں پڑھ پڑھا کر ۱۳۱۸؁ھ میں دار العلوم دیوبند آئے، اور شیخ الہندؒ سے منطق و فلسفہ اور حدیث کی اعلیٰ کتابیں پڑھیں، یہاں سے فارغ ہو کر حضرت گنگوہیؒ کے درس حدیث میں شریک رہے، اور ۱۳۱۹؁ھ میں تکمیل کی۔

مولانا مسلکاً اہلحدیث تھے، چنانچہ فراغت کے بعد مدرسہ محمدیہ "کلیانی" مظفر پور (بہار) میں مدرس ہو گئے، وہاں دو سال رہ کر مئو آگئے، اور ایک مسجد میں درس دینے لگے، مدرسہ کا نام "اسلامیہ" تھا، جب آپ کے کچھ تلامذہ نے آپ کے یہاں سے فراغت حاصل کی تو مدرسہ کو ترقی دے کر اس کا نام "فیض عام" ہوا، مئو میں ہی ۲۹/ذی الحجہ ۱۳۶۷؁ھ کو نماز ظہر میں جاں بحق ہوئے، اہلحدیث ہونے کے باوجود علماء دیوبند کا بڑا احترام تھا، (تذکرہ علماء اعظم گڈھ)

حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۲۹۴ھ | فراغت ۱۳۲۰ھ | وفات ۱۳۶۴ھ

دیوبند میں پیدا ہوئے، اپنے والد محترم سید شاہ محمد حسن (م ۱۳۱۲ھ) سے قرآن شریف اور فارسی پڑھ کر ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم دیوبند کے درجہ فارسی کے اخیر سال میں داخل ہوئے، اور ترقی کرتے رہے، ۱۳۲۰ھ میں فراغت حاصل کی، ۱۳۲۱ھ میں شیخ الہندؒ نے مدرسہ مسجد اٹالہ جونپور صدارت تدریس پر بھیجدیا ۱۳۲۷ھ تک وہاں درس دیتے رہے۔

۱۳۲۸ھ میں "القاسم" ماہنامہ نکالنے کا جب فیصلہ ہوا تو آپ کو دیوبند بلالیا گیا اور القاسم کے ساتھ متعدد اسباق بھی سپرد ہوئے، آپ کو علوم دینیہ حدیث و تفسیر، فقہ و فرائض سے مناسبت تامہ تھی، تا وفات دارالعلوم سے وابستہ رہے، بیعت حضرت میاں شاہ سید محمد عبداللہ شاہ (م ۱۳۱۰ھ) سے ہوئے، اجازت حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے حاصل تھی، آپ نے تین حج کئے ارشاد و بیعت کا سلسلہ اخیر عمر تک جاری رہا، راندیر تشریف لے گئے تھے، وہیں بیمار ہوئے اور وہیں ۲۲ محرم ۱۳۶۴ھ بوقت اذان ظہر مالک حقیقی سے جا ملے، اور وہیں تدفین عمل میں آئی، آپ کی متعدد تصانیف ہیں، مفصل حالات کے لئے دیکھئے "سوانح حیات حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب"۔

حضرت مولانا عبد الاحد صاحب جالوی رح

ولادت ۱۲۹۸ھ فراغت ۱۳۲۰ھ وفات ۱۳۶۶ھ

مولانا اپنے وطن جالہ ضلع دربھنگہ میں ۱۸۸۰ء ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی، پھر مدرسہ امدادیہ دربھنگہ آکر عربی کی تعلیم حاصل کی، ۱۳۲۰ھ میں دارالعلوم دیوبند آکر حضرت شیخ الہند رح سے دورۂ حدیث پڑھا، اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی، دوسرے سال آکر فنون کی تکمیل کی

فراغت کے بعد مختلف مدارس میں درس وتدریس کا فریضہ اداکیا، دیوبند میں ہی مولانا حکیم محمد حسن صاحب رح سے طب بھی پڑھی تھی، اس لئے مطب بھی کرتے رہے، دربھنگہ میں جہاں آپ کا مطب تھا ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ھ کو انتقال فرمایا جنازہ جالہ لے جایا گیا، اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔

مجاہد کبیر حضرت مولانا محمد میاں منصور انصاری صاحب انبیٹھوی رح

ولادت سنہ ھ فراغت ۱۳۲۱ھ وفات ۱۳۶۵ھ

مولانا عبداللہ انبیٹھوی رح (م ۱۳۴۴ھ) کے فرزند ارجمند اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح (م ۱۲۹۷ھ) کے نواسے تھے۔ انبیٹھہ ضلع سہارنپور

میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی میں حاصل کی، جہاں آپ کے والد مولانا عبداللہ صاحبؒ صدر مدرس تھے، پھر دارالعلوم میں داخل ہوئے، اور ۱۳۲۱ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، بعد فراغت کچھ دن مدرسہ معینیہ اجمیر میں صدر مدرس رہے، پھر حضرت شیخ الہندؒ نے ترجمہ قرآن میں مدد کے لئے دیوبند بلالیا، ۱۳۲۷ھ میں جمعیۃ الانصار کے نائب ناظم مقرر ہوئے۔ شیخ الہندؒ کے آخر سفر حج میں ان کے ساتھ رہے جو ۱۳۳۳ھ میں ہوا تھا، غالب نامہ کو حجاز سے ہندوستان اور آزاد قبائل میں پہنچانے کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔

جنود ربانیہ میں مولانا انصاری کا عہدہ لفٹنٹ جنرل کا تھا، شیخ الہندؒ کی گرفتاری کے بعد افغانستان چلے گئے، اور وہیں جلاوطنی کی زندگی گذاری، ماسکو کے سیاسی مشن میں سیاسی مشیر بنا کر بھیجے گئے، بچہ سقہ کی حکومت کے زمانہ میں افغانستان سے جلاوطن کر دیئے گئے، اور آپ کو روس جانا پڑا، بچہ سقہ کی حکومت ختم ہونے کے بعد افغانستان بلالئے گئے۔

افغانستان کے شہر جلال آباد میں ۶ر صفر ۱۳۶۵ھ کو وفات پائی، آپ کی متعدد تصانیف ہیں، حکومت الٰہی، انواع الدول ان میں مشہور ہیں۔

شیخ الادب و الفقہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب امروہوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۹۹ھ　　　فراغت ۱۳۲۱ھ　　　وفات ۱۳۷۴ھ

آپ ضلع بدایوں میں ۳۰ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ کو پیدا ہوئے، مختلف جگہوں سے متوسطات تک تعلیم حاصل کر کے ۱۳۱۶ھ میں دار العلوم دیو بند آئے، ۱۳۲۱ھ میں فراغت حاصل کی، ۱۳۲۱ھ میں ہی آپ کو مدرسہ نعمانیہ پورینی ضلع بھاگلپور (بہار) بھیجدیا گیا، جہاں آپ نے ۷ سال درس دیا، پھر وہاں سے شاہجہاں پور آکر ایک مسجد میں "افضل المدارس" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا، اور وہاں درس دینے لگے، ۱۳۳۰ھ میں آپ کا تقرر دار العلوم میں ہوگیا، پہلے سال یہاں آپ کو عربی کی ابتدائی کتابیں علم الصیغہ اور نور الایضاح وغیرہ پڑھانے کو دی گئیں، پھر ترقی کرتے ہوئے دورۂ حدیث تک پہنچے، عرصہ تک نظامت تعلیم پر فائز رہے، ۱۳۴۰ھ میں حافظ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حیدر آباد گئے، اور ایک سال وہاں ان کے معاون افتار کی حیثیت سے رہے، پھر دار العلوم دیو بند آگئے، صدر مفتی کے عہدہ پر بھی رہے، اور علیا کے استاذ بھی، نور الایضاح، قدوری، کنز، دیوان متنبی اور دیوان حماسہ پر قیمتی حاشیہ لکھا جو چھپا ہوا ہے، اس کے علاوہ شرح نقایہ، نفحۃ الیمن اور مفید الطالبین پر بھی آپ کا حاشیہ ہے، نفحۃ العرب نامی

ادب کی کتاب مرتب فرمائی، دار العلوم میں بخاری شریف پڑھانے کا بھی موقع ملا، علم سے بڑی مناسبت تھی، اوقات کے بہت پابند تھے، کم وبیش چوالیس سال دار العلوم سے متعلق رہے، یہیں ۱۲ر رجب ۱۳۷۴ھ کو دار فانی سے دار البقار کی طرف کوچ فرمایا، اور قبرستان قاسمی میں سپرد خاک ہوئے، مفصل حالات کے لئے دیکھئے "تذکرۃ الاعزاز" وغیرہ۔

حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب سورتیؒ

ولادت ۱۲۹۹ھ فراغت ۱۳۲۱ھ وفات ۱۳۷۱ھ

اپنے وطن سملک ضلع سورت میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاجپور مدرسہ میں آگئے، وہاں چار سال تک عربی کی تعلیم حاصل کی، ۱۳۱۸ھ میں دار العلوم دیوبند آئے اور ۱۳۲۱ھ میں فراغت پائی، بیعت حضرت گنگوہیؒ سے ہوئے، ایک سال مرشد کی خدمت میں رہ کر ذکر وشغل کرتے رہے، جب ۱۳۲۳ھ میں حضرت مرشد کی وفات ہوگئی، تو وطن واپس ہوئے کچھ دنوں بعد جنوبی افریقہ چلے گئے، ۱۳۳۵ھ میں وہاں سے رنگون پہنچے، اور وہاں کی جامع مسجد سورتی میں مفتی کے عہدہ پر فائز ہوئے، تین سال تک وہاں قیام رہا، ۱۳۳۹ھ میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے مہتمم منتخب ہوئے اور پھر اسے پروان چڑھایا، اخیر عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا، ۱۵ر ربیع الاول

سنہ ۱۳۷۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب دربھنگوی رح

ولادت سنہ ۱۲۹۰ھ — فراغت سنہ ۱۳۲۲ھ — وفات سنہ ۱۳۶۷ھ

اپنے وطن بلاسپور حیاگھاٹ ضلع دربھنگہ میں سنہ ۱۲۹۰ھ میں پیدا ہوئے، مڈل پاس کر کے تجارت میں لگ گئے، ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، اس کے بعد دینی تعلیم کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں داخل ہو کر عربی پڑھنا شروع کر دی، پھر سنہ ۱۳۲۰ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے اور سنہ ۱۳۲۲ھ میں حضرت شیخ الہند رح سے دورۂ حدیث پڑھا، سنہ ۱۳۲۳ھ میں فنون کی تکمیل کی، اپنے ساتھیوں میں ممتاز تھے، قطب العالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رح سے بیعت حاصل تھی۔

فراغت کے بعد سنہ ۱۳۲۴ھ میں مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں پہلے مدرس ہوئے، جلد ہی شیخ الحدیث اور مہتمم کے عہدے پر فائز کئے گئے، مسلسل پوری زندگی درس و تدریس میں مشغول رہے، شیخ الہند رح کے خاص خادموں میں تھے اس لئے تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، متعدد بار گرفتار ہوئے، اور قید و بند کی مشقت جھیلی، جیل میں بھی درس قرآن کا سلسلہ برابر جاری رکھا، مولانا کو حدیث کے درس کے ساتھ وعظ و خطابت میں بھی شہرت

حاصل تھی، جون ۱۹۴۸ء ۱۳۶۷ھ میں رحلت فرمائی، سیکڑوں علماء نے آپ سے دورۂ حدیث پڑھا، اور بہت تلامذہ اب بھی زندہ ہیں، (مکاتیب گیلانی ص۹۰)

حضرت مولانا رسول خاں صاحب ہزارویؒ

ولادت ۱۲۹۸ھ　　فراغت ۱۳۲۳ھ　　وفات ۱۳۹۱ھ

اچھڑیاں ضلع ہزارہ (پاکستان) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۳۲۰ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، ۱۳۲۳ھ میں فراغت حاصل کی، بعد فراغت مدرسہ امدادالاسلام میرٹھ میں صدر مدرس مقرر ہوئے، ۱۳۳۲ھ میں دارالعلوم میں بحیثیت مدرس بلائے گئے، ۱۳۵۲ھ تک یہاں منطق فلسفہ اور حدیث کا درس دیتے رہے، اسی سال لاہور تشریف لے گئے، اور اورنٹیل کالج لاہور میں شعبہ عربی کے استاذ مقرر ہوئے۔

۱۳۷۲ھ میں وہاں سے ریٹائر ہوکر مدرسہ اشرفیہ لاہور کے صدر مدرس ہوئے اور تادم آخر اس سے وابستہ رہے، حضرت تھانویؒ سے بیعت و اجازت حاصل تھی، اپنے وطن میں ۳ر رمضان ۱۳۹۱ھ میں دنیا کو الوداع کہا، اور وہیں آسودۂ خواب ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۳۰۴ھ   فراغت ۱۳۲۵ھ   وفات ۱۳۶۹ھ

مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی جو دار العلوم دیوبند کے بانیوں میں تھے، آپ ان کے فرزند رشید تھے، بریلی میں جہاں آپ کے والد تعلیمات کے ڈپٹی انسپکٹر تھے، ۷ محرم ۱۳۰۴ھ کو پیدا ہوئے، مفتی عزیز الرحمن عثمانی اور مولانا حبیب الرحمن عثمانی آپ کے بڑے بھائی تھے، ۱۳۱۲ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخل کئے گئے، ۱۳۲۵ھ میں فراغت حاصل کی، بیس پارے قرآن کے حافظ تھے، دورہ حدیث میں اول نمبر آئے، بعد فراغت چند ماہ دار العلوم میں درس دیا، پھر مدرسہ فتحپوری دہلی کے صدر مدرس ہوئے،

۱۳۲۸ھ کے جلسہ دستار بندی میں تقریر ہوئی جس سے علماء متاثر ہوئے، اور اسی سال آپ کو دار العلوم کا استاذ بنالیا گیا، اونچی کتابوں کا درس دینے لگے، آپ کے یہاں مسلم شریف کا درس مشہور تھا، حضرت نانوتوی کے علوم سے بڑی مناسبت تھی، ۱۳۴۶ھ میں حضرت کشمیری کے ساتھ دار العلوم سے علیحدہ ہوکر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل چلے گئے، شاہ صاحب کے انتقال ۱۳۵۲ھ کے بعد ڈابھیل مدرسہ کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث بنائے گئے، ۱۳۵۴ھ سے لیکر ۱۳۶۲ھ تک دار العلوم کے صدر مہتمم بھی رہے، حضرت تھانوی سے بیعت بھی تھے

اور خلافت بھی حاصل تھی، سیاست سے بھی دلچسپی رہی، پہلے جمعیۃ علماء ہند کے رکن رہے، ۱۳۶۵ھ میں جمعیۃ علمائے اسلام قائم ہوئی تو اس کے صدر منتخب ہوئے، اور پاکستان تحریک کے حامی ہو گئے، آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء میں پاکستان تشریف لے گئے، اور دستور ساز کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے اور پاکستان کو ان کی ذات سے بڑا فائدہ پہنچا۔

متعدد علمی کتابوں کے مصنف ہیں، اہم تصنیفی خدمات میں مسلم شریف کی شرح فتح الملہم اور قرآن پاک کی تفسیر ہے جو شیخ الہندؒ کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہے، بھاولپور تشریف لے گئے تھے کہ وہیں اچانک ۲۱ صفر ۱۳۶۹ھ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا، کراچی میں آپ کی تدفین عمل میں آئی، مفصل حالات کے لئے دیکھئے "تجلیات عثمانی، انوار عثمانی"

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ

ولادت ۱۳۰۳ھ　　فراغت ۱۳۲۶ھ　　وفات ۱۳۶۳ھ

آپ اپنے وطن کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے، تاریخی نام "اختر الیاس" ہے، ابتدائی تعلیم کاندھلہ میں پائی، پھر گنگوہ اپنے حقیقی بھائی مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلویؒ سے پڑھتے رہے، بیماری کی وجہ سے درمیان میں کافی عرصہ تک تعلیم کا سلسلہ منقطع رہا، ۱۳۲۶ھ میں دار العلوم دیوبند پہنچ کر حضرت شیخ الہندؒ سے

دورہ حدیث پڑھا، اس کے بعد اپنے بھائی سے بھی حدیث کی کتابیں پڑھیں،
بیعت حضرت گنگوہیؒ سے تھے، آپ کے وصال کے بعد حضرت محدث
سہارنپوریؒ سے منسلک ہوگئے اور آپ سے بیعت کی اجازت حاصل ہوئی۔
۱۳۲۸ھ میں مظاہر علوم سہارنپور میں مدرس ہوئے اور ۱۳۳۶ھ تک وہاں پڑھاتے
رہے، آپ کے بڑے بھائی مولانا محمد صاحبؒ کا جب ۱۳۳۶ھ میں انتقال ہوگیا تو
آپ بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی تشریف لے گئے، اور وہیں کے ہوکر رہ گئے،
وہیں سے تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا، اور میوات سے ہوکر پورے ہندوستان
پھر پوری دنیا میں یہ سلسلہ پھیل گیا۔
۱۲/۱۳/ جولائی ۱۹۴۴ء ۱۳۶۳ھ کی درمیانی شب کے اخیر حصہ میں رفیق اعلیٰ
سے جاملے۔ (تذکرہ مشائخ دیوبند)

حضرت العلامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ

ولادت ۱۳۰۴ھ فراغت ۱۳۲۷ھ وفات ۱۳۸۷ھ

شہر بلیا میں پیدا ہوئے، تاریخی نام غلام کبریا تجویز ہوا، ابتدائی تعلیم جونپور
میں حاصل کی، آپ کے اساتذہ حکیم جمیل الدین نگینویؒ، مولانا محمد فاروق چڑیاکوٹیؒ
مولانا ہدایت اللہ خانؒ، اور مولانا عبد الغفار صاحبؒ تھے، مولانا عبد الغفار صاحبؒ
مئوی اعظمی حضرت گنگوہیؒ کے ارشد تلامذہ میں تھے، ۱۳۲۵ھ میں دار العلوم

دیوبند آکر داخلہ لیا، ھدایہ اولین سے یہاں پڑھنا شروع کیا، ۱۳۲۶ھ میں سند فراغ حاصل فرمایا، فراغت کے معاً بعد مدرسہ فتحپوری میں مدرس دوم ہو گئے، ۱۳۳۱ھ میں آپ کو دار العلوم بلاکر مدرس بنایا گیا. ۱۳۴۰ھ میں دار العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ تشریف لے گئے، ایک سال مدرسہ امدادیہ دربھنگہ (بہار) میں صدارت تدریس پر فائز رہے، ۱۳۴۴ھ میں آپ کو دوبارہ دار العلوم بلایا گیا، اور اونچی کتابوں کے اسباق سپرد کئے گئے، ۱۳۶۲ھ میں دار العلوم دیوبند سے جدا ہو کر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، مدرسہ فتحپوری دہلی اور مدرسہ ہاٹ ہزاری بنگال میں صدارت تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، ۱۳۶۶ھ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دار العلوم دیوبند کی طلب پر پھر دار العلوم آگئے، اور اخیر وقت تک یہیں رہے۔

۱۳۷۷ھ میں جب حضرت مدنیؒ کا وصال ہو گیا تو ارباب شوریٰ نے دار العلوم کی صدارت تدریس آپ کے سپرد فرمائی، اس عہدۂ جلیلہ پر دس سال ۱۳۸۷ھ تک فائز رہے، اور درس حدیث دیتے رہے، خوددار اور ذہین عالم دین تھے، سلّم کی شرح آپ نے لکھی تھی جو چھپ گئی ہے، ترمذی شریف کی شرح بھی لکھی تھی جو اب تک چھپ کر سامنے نہیں آسکی، ۲۷ر رمضان ۱۳۸۷ھ کو وفات پاکر قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہوئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب مراد آبادیؒ

ولادت ۱۳۰۷ھ　　　فراغت ۱۳۲۸ھ　　　وفات ۱۳۹۲ھ

وطن ہاپوڑ ضلع میرٹھ تھا، اجمیر میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے دادا تھانیدار تھے، ابتدائی تعلیم حاصل کر کے ۱۳۲۶ھ میں دار العلوم دیوبند آئے۔ ۱۳۲۸ھ میں سند فراغت حاصل کی، فراغت کے معاً بعد دار العلوم میں معین المدرس بنائے گئے، شوال ۱۳۲۹ھ میں آپ کو جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد کا صدر مدرس بنا کر بھیجا گیا، جہاں تقریباً اڑتالیس سال آپ نے درس دیا، اور سیکڑوں طلبۂ حدیث نے آپ سے فیض پایا، مولانا مرحوم شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے، اور علامہ کشمیریؒ سے بھی پڑھا تھا، بخاری شریف پڑھانے میں بڑی شہرت رکھتے تھے، ۱۳۷۷ھ میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی وفات کے بعد دار العلوم میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہوئے، اور پھر اخیر زندگی تک یہیں رہے، ۱۳۸۰ھ میں جب علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ کی وفات ہو گئی، تو مجلس شوریٰ نے شیخ الحدیث کا عہدہ ختم کر کے آپ کو صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز کیا، بیمار ہو کر محرم ۱۳۹۲ھ میں مراد آباد تشریف لے گئے، وہیں ۲۰ صفر ۱۳۹۲ھ کو وفات ہوئی، اور تدفین عمل میں آئی،

آپ کا سیاست سے بھی تعلق رہا، اس سلسلہ میں قید و بند کی

صعوبت جھیلی۔ اخیر عمر میں مولانا احمد سعید صاحبؒ کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے صدر بھی رہے۔ دورۂ حدیث سے پہلے اساتذہ میں مولانا ماجد علیؒ سے زیادہ کتابیں پڑھیں۔

آپ نے متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں تراجم بخاری پر "القول النصیح" عمدہ ہے، آپ کی درسی تقریر بخاری کے لیے پڑھیے "ایضاح البخاری" مفصل حالات کے لیے دیکھیے "حیات فخر الاسلام"۔

حضرت مولانا شائق احمد صاحب عثمانی بھاگلپوریؒ

ولادت ۱۳۱۱ھ فراغت ۱۳۲۹ھ وفات سنہ ھ

اپنے وطن پورینی ضلع بھاگلپور میں ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے پورینی اور مونگیر میں حاصل کی، ۱۳۲۷ھ میں دیوبند آگئے۔ اور ۱۳۲۹ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ بیعت کا شرف حضرت شیخ الہندؒ سے حاصل تھا، ۱۳۳۱ھ میں ایک سال دار العلوم دیوبند میں بحیثیت مدرس عربی درس وتدریس کا فریضہ ادا کیا، پھر کچھ دنوں مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی خدمت میں رہ کر "نظارۃ المعارف دہلی" میں علوم ومعارف قرآنی حاصل کرنے میں منہمک رہے۔ سیاسی تربیت بھی حاصل کی، کچھ مدت تک خانقاہ رحمانی مونگیر سے وابستہ رہے، قادیانیت کے خلاف جم کر کام کیا۔ قطب العالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب

مونگیریؒ کی زیر نگرانی نکلنے والے رسالہ کی ادارت بھی کی، پھر خلافت کمیٹی کلکتہ سے متعلق ہوکر اس کے شعبۂ نشر و اشاعت کا کام انجام دیا،

۱۹۲۱ء میں کلکتہ سے ایک روزنامہ اخبار "عصر جدید" کے نام سے جاری کیا، اس سلسلہ میں قید و بند کی مشقت بھی جھیلی، اخبار کے ذریعہ مولانا نے اہم سیاسی خدمت انجام دی، اور اپنے استاذ کے مشن کی کامیابی کے لئے کوشاں رہے، قرآن کے بعض حصہ کی تفسیر بھی لکھی ہے، فروری ۱۹۴۸ء میں کراچی منتقل ہو گئے، اور وہاں بھی "عصر جدید" کو جاری رکھا، مولانا نے کب وفات پائی، معلوم نہیں ہو سکا۔

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب شاہجہانپوریؒ

ولادت ۱۳۰۱ھ　　　　فراغت ۱۳۲۸ھ　　　　وفات ۱۳۹۶ھ

اپنے وطن شاہجہاں پور میں پیدا ہوئے، ۱۳۲۶ھ میں مدرسہ امینیہ دہلی سے فراغت حاصل کی، مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا شمار تھا، ۱۳۲۸ھ میں دارالعلوم دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں مفتی صاحبؒ کے مشورہ سے ان کی بھی دستار بندی ہوئی، زندگی کا بڑا حصہ راندیر ضلع سورت میں گذرا، جہاں افتاء کے فرائض انجام دیتے تھے، حدیث اور اسماء الرجال پر اچھی نظر تھی، غیر مقلدوں سے چونکہ ابتدائے زندگی میں علمی مذاکرہ رہا۔ اس لئے

مختلف فیہ مسائل میں گہری بصیرت کے مالک تھے۔

۱۳۶۷ھ میں دارالعلوم دیوبند کے شعبۂ افتاء میں صدر مفتی کے منصب پر فائز کئے گئے، اور ۱۳۸۷ھ تک اپنے عہدہ پر قائم رہے، خاکسار ۱۳۷۶ھ سے ۱۳۸۳ھ تک دارالافتاء میں ترتیب فتاویٰ اور کار افتاء پر مامور رہا، اس لئے بارہا مسائل پر گفتگو کی نوبت آئی، مفتی صاحبؒ کا علم حاضر تھا، کتاب الحجہ پر قیمتی تعلیق، معانی الآثار کی شرح قلائد الازہار، اور دوسری کتابیں آپ کے ذوق پر شاہدِ عدل ہیں، عرصہ تک بیمار رہے، ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ میں اپنے وطن میں وفات پائی اور سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا مبارک حسین صاحب سنبھلیؒ

ولادت ۱۲۹۶ھ　　فراغت ۱۳۲۹ھ　　وفات ۱۳۶۱ھ

۱۲۹۶ھ میں اپنے وطن سنبھل ضلع مرادآباد میں پیدا ہوئے، متوسطات تک وہیں تعلیم حاصل کی، ۱۳۲۵ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۲۹ھ میں دورۂ حدیث پڑھا، فراغت کے بعد بہت دنوں تک شیخ الہندؒ کے ساتھ سفروں میں رہے، ۱۳۳۴ھ میں میرٹھ میں ایک مدرسہ قائم کیا، اور تدریس کا فریضہ ادا کیا، پھر دارالعلوم میرٹھ میں بلالئے گئے، آپ کی وجہ سے اس مدرسہ کو کافی ترقی حاصل ہوئی، جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ میں وفات پائی، اور مدرسہ

کے صحن میں سپرد خاک ہوئے، بہت سارے علماء نے آپ سے فیض پایا۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد العلی صاحب رائے بریلیؒ

ولادت ۱۳۱۱ھ فراغت ۱۳۲۹ھ وفات ۱۳۸۰ھ

اپنے وطن تکیہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے، متوسطات تک پڑھ کر دار العلوم دیوبند آئے، ۱۳۲۹ھ میں دورۂ حدیث پڑھا، فراغت کے بعد طب یونانی پھر ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی، اور لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹروں میں آپ کا شمار ہوا۔ وضع مولویانہ رہی، علماء دیوبند سے متعلق رہے۔ بیعت شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ سے تھے۔

۱۳۵۰ھ سے لے کر اخیر عمر تک دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم رہے، اور ندوہ کو ترقی دی، اعمال واخلاق، اور امانت ودیانت میں شہرۂ آفاق تھے۔

۳/ ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ میں وفات پائی، اور اپنے آبائی قبرستان تکیہ شاہ علم اللہ میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب محمودیؒ

ولادت سنہ ۱۳۱۳ھ　　فراغت سنہ ۱۳۳۰ھ　　وفات سنہ ۱۳ھ

سنہ ۱۳۱۳ھ میں اپنے وطن حیاگھاٹ ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے، متوسطات تک مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں تعلیم حاصل کی، پھر دارالعلوم دیوبند آکر داخلہ لیا، اور پڑھتے رہے، سنہ ۱۳۳۰ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد مدرسہ امدادیہ دربھنگہ، مدرسہ اسلامیہ ڈھاکہ، اور جامعہ رحمانی مونگیر میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، سنہ ۱۹۶۱ء میں وفات ہوئی۔ رسالہ "نجات،، کے نام سے ایک کتاب بھی آپ کی شائع ہوئی (مکاتیب گیلانی ص۷۸)

حضرت مولانا شبیر علی صاحب تھانویؒ

ولادت سنہ ۱۳۱۲ھ　　فراغت سنہ ۱۳۳۰ھ　　وفات سنہ ۱۳۸۹ھ

اپنے وطن تھانہ بھون میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی، سنہ ۱۳۳۰ھ میں دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، مثنوی مولانا رومؒ اپنے عم محترم حضرت تھانویؒ سے پڑھی، فراغت کے بعد اشرف المطابع

کے نام سے وطن میں پریس قائم کیا، اور حضرت تھانویؒ سے متعلق کتابیں اور رسالے چھاپتے رہے، خانقاہ کے منتظم بھی تھے، تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لے گئے، کراچی میں ۲۸ / رجب ۱۳۸۹ھ کو انتقال فرمایا، حضرت تھانویؒ کی بہت ساری کتابوں کی اشاعت کا سہرا آپ کے سر ہے۔

حضرت مولانا مفتی ریاض الدین صاحب افضل گڈھیؒ

ولادت سنہ ھ فراغت ۱۳۳۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ

مفتی صاحبؒ افضل گڈھ ضلع بجنور کے رہنے والے تھے، ۱۳۳۰ھ میں دار العلوم سے فراغت حاصل کی، ۱۳۴۷ھ میں دار العلوم کے مفتی مقرر کئے گئے، صفر ۱۳۵۰ھ میں ان کا تبادلہ شعبہ تدریس میں ہوگیا کئی سال تک یہ خدمت انجام دیتے رہے، ۲۲ / ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ میں وفات پائی۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب علوی دربھنگوی ؒ

ولادت ۱۳۱۰ھ   فراغت ۱۳۳۱ھ   وفات ۔۔۔ھ

مولانا کا وطن "جیور" ضلع دربھنگہ (بہار) تھا، وہیں ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے مدرسہ امدادیہ وغیرہ میں حاصل کی، بعد میں دارالعلوم دیوبند آئے، یہ حضرت شیخ الہندؒ کی صدارت تدریس کا دور تھا۔ ۱۳۳۱ھ میں دورۂ حدیث پڑھا۔

فراغت کے بعد بعض مدارس میں درس و تدریس کا کام کیا۔ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے جہاں آپ کو کتب خانہ کا منتظم بنایا گیا، دو سال تک آپ نے یہ خدمت انجام دی، اس زمانہ میں آپ نے ایک ضخیم کتاب "النفحات الزکیہ فی احوال طبقات الحنفیہ" کے نام سے لکھی، اس کا مقدمہ اس دور کے رسالہ القاسم دیوبند میں کئی قسطوں میں شائع ہوا، ماشاء اللہ مقدمہ بڑا جاندار ہے، مولانا نے "حیات شیخ الہند" بھی لکھی تھی، اس کا قلمی نسخہ خاکسار کی نظر سے گذرا ہے، مولانا دارالعلوم سے جدا ہونے کے بعد نگرام ضلع لکھنؤ میں درس حدیث دیتے رہے، مولانا محمد انیس نگرامیؒ نے حدیث مولانا سے ہی پڑھی تھی، اخیر میں بیعت و ارشاد کی خدمت میں منہمک ہو گئے تھے، اطراف بلرام پور ضلع گونڈہ میں ان کے کافی مریدین تھے مولانا کا سنہ وفات صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکا۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مظفر نگریؒ

ولادت ۱۳۰۵ھ فراغت ۱۳۳۱ھ وفات ۱۳۹۲ھ

مولانا اپنے وطن مظفر نگر میں ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے، ۱۳۲۶ھ میں دارالعلوم دیوبند آکر داخلہ لیا، اور ۱۳۳۱ھ میں فراغت حاصل کی، شیخ الہندؒ کے مخصوص تلامذہ اور خدمت گذاروں میں تھے، بیعت کا شرف بھی حضرت شیخ الہندؒ سے ہی حاصل تھا، اجازت بیعت مولانا شفیع الدین صاحب نگینویؒ سے حاصل ہوئی۔

فراغت کے بعد زندگی کا بڑا حصہ مدرسہ مرادیہ مظفر نگر میں گذارا۔ وہاں آپ کی حیثیت مہتمم اور صدر مدرس کی تھی، افتاء کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ شوال ۱۳۹۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت مولانا احسان اللہ خاں صاحب تاجور نجیب آبادیؒ

ولادت ۱۳۱۱ھ فراغت ۱۳۳۱ھ وفات ۱۳۷۱ھ

اپنے وطن نجیب آباد میں ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ روہیلہ خاندان سے تعلق تھا، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند آئے، ۱۳۳۱ھ

میں دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی، اردو ادب میں بہت مشہور تھے، شاعری سے دلچسپی تھی، بعد فراغت لاہور جاکر رسالہ "مخزن" کی مجلس ادارت میں شریک ہوگئے، پھر رسالہ "ہمایون" میں چلے گئے، پھر دیال سنگھ کالج لاہور میں لکچرر فارسی واردو مقرر ہوگئے۔ ۱۹۳۱ء میں "ادبی دنیا" کے نام ایک اردو ماہنامہ جاری کیا، اس کے بعد رسالہ "شاہکار" نکالا۔ برطانوی دور حکومت میں شمس العلماء کے خطاب سے بھی نوازے گئے ۱۳۷۶ھ میں لاہور میں وفات پائی۔

حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب سیدھولیؒ

ولادت ۱۳۰۸ھ　　　　فراغت ۱۳۳۲ھ　　　　وفات ۱۳۷۶ھ

اپنے وطن سیدھولی ضلع دربھنگہ میں ۱۳۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں حاصل کی، پھر دارالعلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۳۲ھ میں فراغت حاصل کی، حضرت شیخ الہندؒ، حضرت کشمیریؒ، حضرت مدنی رحمہم اللہ آپ کے اساتذہ میں ہیں، فراغت کے بعد مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں درس وتدریس کے لئے رکھے گئے، اور آپ نے اسی سے منسلک رہ کر اخیر عمر تک کوئی ۴۵ سال فریضۂ تدریس انجام دیا۔

افتاء کی خدمت بھی آپ کے سپرد تھی، فقہ میں بصیرت رکھتے تھے۔

اشعار بہت یاد تھے، ۱۳۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

(مکاتیب گیلانی ص۹۱)

حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانیؒ

ولادت ۱۳۱۰ھ　　　فراغت ۱۳۳۲ھ　　　وفات ۱۳۷۵ھ

اپنی ننھیال استھانواں ضلع پٹنہ میں ۹ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے وطن گیلانی ضلع پٹنہ میں اپنے چچا سید ابوالنصرؒ سے حاصل کی، ۱۳۲۴ھ میں آپ کو مزید تعلیم کے لئے ٹونک حضرت مولانا برکات احمد مرحوم کی خدمت میں بھیجدیا گیا، جہاں سات سال تک آپ نے معقولات کی کتابیں پڑھیں، اور نمایاں مقام حاصل کیا، ۱۳۳۱ھ میں دیوبند آکر دارالعلوم کے دورہ حدیث میں داخل ہوئے، اور ۱۳۳۲ھ میں فراغت حاصل کی،

شیخ الہندؒ کی خصوصی توجہ اور تصرف سے معقولات سے ہٹ کر آپ کی توجہ حدیث وتفسیر پر ہوئی، فراغت کے بعد چند سال معاون مدیر کی حیثیت سے رسالہ "القاسم" اور "الرشید" میں کام کرتے رہے، پھر آپ ۱۹۲۰ء میں حیدر آباد جامعہ عثمانیہ میں استاذ ہو گئے، اور پوری زندگی وہیں گذار دی، جب ۱۹۴۹ء میں وہاں سے ریٹائر ہوئے تو وطن گیلانی آکر مقیم ہو گئے، اور یہیں ۲۵ شوال ۱۳۷۵ھ کو انتقال فرمایا۔

متعدد کتابیں آپ کے قلم کی رہین منت ہیں، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت دو حصہ، تدوین حدیث، تدوین قرآن، ہزار سال پہلے، النبی الخاتم، الدین القیم، مقالات احسانی، سوانح قاسمی تین جلدیں، اور دوسری متعدد کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں، اسفار اربعہ کا ترجمہ کیا،

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دربھنگویؒ

ولادت ۱۳۰۴ھ　　فراغت ۱۳۳۲ھ　　وفات ۱۳۸۰ھ

آپ اپنے وطن دربھنگہ محلہ مہراج گنج میں ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے، مدرسہ امدادیہ دربھنگہ، انجمن نعمانیہ شاہی مسجد لاہور، مینڈھو ضلع علی گڈھ، اور ٹونک میں تعلیم حاصل کر کے دارالعلوم دیوبند پہنچے، اور شیخ الہندؒ سے ۱۳۳۲ھ میں تکمیل درسیات کی، آپ کے اساتذہ میں مولانا مدنیؒ، مولانا مرتضیٰ حسنؒ، مولانا ماجد علیؒ، اور مولانا برکات احمدؒ بھی شامل ہیں۔

فراغت کے بعد مدرسہ امدادیہ دربھنگہ سے منسلک ہو گئے اور اخیر زندگی تک درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، ۶ر صفر ۱۳۸۰ھ کو وفات پائی، آپ حضرت مولانا گیلانیؒ کے ساتھیوں میں تھے، جید الاستعداد معقولی استاذ شمار ہوتے تھے، (مکاتیب گیلانی ص۹۰)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوری ؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۳۲۳ھ　　　وفات ۱۳۸۶ھ

کیمل پور پنجاب وطن تھا، مظاہر علوم سہارنپور میں عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳۲۳ھ میں دارالعلوم دیوبند آکر دورۂ حدیث میں شریک ہوئے، شیخ الہند ؒ کے تلانذہ میں تھے، علم زندہ تھا، فراغت کے بعد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں مدرس ہو گئے، اور برابر وہیں رہے۔

۱۳۴۴ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب ؒ نے اپنی جگہ صدر مدرس بنادیا اور خود ہجرت فرما گئے، ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد وطن چلے گئے، اور وہاں سے پاکستان کے مختلف مدارس میں صدارت تدریس پر فائز رہے، حضرت تھانوی ؒ سے بیعت بھی تھے اور اجازت بھی حاصل تھی، ۱۰/ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ کو اپنے وطن میں انتقال فرمایا اور آسودۂ خواب ہوئے۔

ہزاروں علماء وطلبہ نے آپ سے استفادہ کیا، اور تعلیم حاصل کی، آپ کی مستقل سوانح پاکستان سے شائع ہو چکی ہے، نام غالباً "تذکرہ مولانا عبدالرحمٰن کیمل پوری" ہے۔

مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب اعظمیؒ

ولادت سنہ ھ　　　فراغت ۱۳۳۵ھ　　　وفات ۱۳۸۷ھ

اپنے موضع فتحپور تال نرجا میں پیدا ہوئے، باشعور ہونے کے بعد وطن ہی میں قرآن پاک حفظ کیا، جامع العلوم کانپور آ کر فارسی اور ابتدائی عربی کی کتابیں پڑھیں، پھر دار العلوم دیوبند آ گئے، یہاں ۱۳۳۵ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد حضرت تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہو گئے، اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے، کافی ریاضتیں کیں، اور ذکر و شغل میں مشغول رہے، ۱۳۴۳ھ میں حضرت تھانویؒ کے حکم سے نکاح کیا۔

۱۳۵۱ھ میں اپنے وطن واپس ہوئے، اور مخلوق کی اصلاح و تربیت میں مشغول ہو گئے، ۱۳۷۴ھ میں گورکھپور تشریف لے گئے، وہاں سے الٰہ آباد تشریف لے گئے، اور ہزاروں مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کیا، اور صالح بن گئے۔ درس و تدریس کا سلسلہ برابر قائم رہا، ۲۲/شعبان ۱۳۸۷ھ کو حج کو جاتے ہوئے سمندری جہاز میں انتقال فرمایا اور سپرد آب ہوئے، کوئی تیس چھوٹی بڑی کتابیں آپ کے قلم کی رہین منت ہیں۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۳۱۴ھ	فراغت ۱۳۳۶ھ	وفات ۱۳۹۶ھ

دیوبند میں ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے، حضرت گنگوہیؒ نے نام تجویز فرمایا، دار العلوم میں تعلیم پائی، ۱۳۳۶ھ میں فراغت حاصل کی، ۱۳۳۷ھ میں دار العلوم میں درجہ ابتدائی عربی کے مدرس ہوئے، ترقی کر کے درجہ علیا تک پہنچے، فقہ اور ادب سے مناسبت تھی، ۱۳۵۰ھ میں منصب افتاء پر فائز کیے گئے۔ ۱۳۶۸ھ تک دار العلوم سے وابستہ رہے، ملک کی تقسیم اور آزاد ہونے کے بعد ۱۳۶۸ھ میں پاکستان ہجرت کر گئے، دستور ساز اسمبلی کے بورڈ آف تعلیمات اسلام کے رکن منتخب ہوئے، ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء میں کراچی کے اندر دار العلوم کے نام سے ایک عربی مدرسہ قائم کیا، جو بہت جلد وہاں کا مرکزی مدرسہ ہوگیا،

ابتداءً حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت ہوئے، ان کی وفات کے بعد حضرت تھانویؒ سے تعلق پیدا کیا، اور مرشد تھانویؒ سے خلافت پائی، حضرت تھانویؒ کو مفتی صاحبؒ کے علم و فضل پر کافی اعتماد تھا، کراچی پہنچ کر بیعت و ارشاد کا سلسلہ شروع فرما دیا، پاکستان کے مفتی اعظم شمار ہوتے تھے، بیسیوں کتابیں آپ نے تصنیف و تالیف فرمائیں، اخیر عمر میں "معارف القرآن" کے نام سے آٹھ ضخیم جلدوں میں قرآن پاک کی تفسیر لکھ کر چھپوائی، آپ

کی تمام تصنیفات علوم کا گنجینہ ہے، ۱۱؍شوال ۱۳۹۶ھ کی شب میں مولیٰ حقیقی سے جاملے، مفصل حالات کے لئے پڑھیے البلاغ کراچی کا مفتی اعظم نمبر۔

حضرت مولانا مفتی اسمٰعیل بسم اللہ صاحب گجراتیؒ

ولادت ۱۳۱۶ھ　　فراغت ۱۳۳۶ھ　　وفات ۱۳۷۹ھ

ڈابھیل ضلع سورت میں ۱۳۱۶ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم کے بعد دیوبند آئے، درمیان میں مدرسہ امینیہ دہلی جاکر فتویٰ نویسی کی حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ سے مشق کی، پھر ۱۳۳۶ھ میں آکر دار العلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد وطن ہی میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، پھر افریقہ تشریف لے گئے، وہاں سے آکر پھر ڈابھیل مدرسہ میں کارِ تدریس انجام دینے لگے، ۱۳۵۳ھ میں برما کے مفتی بنائے گئے۔

۱۳۵۹ھ میں برما سے واپس آکر پھر ڈابھیل مدرسہ سے منسلک ہوگئے بہت دنوں تک اس مدرسہ کے مہتمم رہے، ۱۳۷۹ھ میں وفات ہوئی، آپ کے فتاویٰ کی تین جلدیں گجراتی زبان میں شائع ہوچکی ہیں، مفتی بسم اللہ کے نام سے مشہور تھے۔

حضرت مولانا شکر اللہ صاحب مبارکپوریؒ

ولادت سنہ ھ فراغت ۱۳۳۶ھ وفات ۱۳۶۱ھ

مولانا اپنے وطن مبارکپور ضلع اعظم گڈھ میں چودھویں کے ابتدار میں پیدا ہوئے، مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور، مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد، مدرسہ مینڈھو ضلع علی گڈھ، مختلف مدارس میں موقوف علیہ تک کتابیں پڑھ کر دار العلوم دیوبند آئے، اور ۱۳۳۶ھ میں حضرت کشمیریؒ اور دوسرے اساتذہ سے دورہ حدیث پڑھ کر نصاب کی تکمیل کی۔

فراغت کے بعد وطن آئے تو مدرسہ احیاء العلوم کی نظامت سپرد ہوئی، مولانا نے اس مدرسہ کو ترقی دی، مدرسہ کی عمارت بنوائی، مسجد تعمیر کرائی، عیدگاہ بنوائی اور مختلف تعمیری امور آپ کے ہاتھوں انجام پائے، آپ کے تلامذہ بڑی تعداد میں اطراف میں پائے جاتے ہیں،

نظامت کے ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا اور وعظ وتبلیغ کا بھی، اخیر میں صحت نے جواب دیدیا، اور بالآخر ۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ کو بوقت چاشت رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ (تذکرہ علماء اعظم گڈھ)

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رح

ولادت ۱۳۱۸ھ　　　　فراغت ۱۳۳۷ھ　　　　وفات ۱۳۹۴ھ

مولانا اپنے وطن کاندھلہ میں ۱۳۱۸ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم خانقاہ تھانہ بھون میں ہوئی، پھر مدرسہ مظاہر علوم میں داخلہ لے کر دورۂ حدیث تک پڑھا، مزید شوق کی تکمیل کے لئے دار العلوم دیوبند تشریف لائے، اور ۱۳۳۷ھ میں ہندوستان کے نامور شیخ الحدیث حضرت کشمیری رح سے دورۂ حدیث پڑھا، تفسیر، حدیث، کلام، اور عربی ادب سے اچھی مناسبت تھی، علم کے عاشق تھے، پوری زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں بسر ہوئی، ۱۳۳۸ھ سے ۱۳۴۶ھ تک دار العلوم میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، پھر حیدر آباد چلے گئے، دس بارہ برس وہاں بھی یہی خدمت انجام دی۔ ۱۳۵۸ھ میں انھیں پھر دار العلوم بلالیا گیا، اور تفسیر وحدیث کے اسباق سپرد ہوئے، ۱۳۶۸ھ تک یہاں اس خدمت میں منہمک رہے۔

اخیر ۱۳۶۸ھ میں ملک کی تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے، ابتداء میں جامعہ عباسیہ بھاولپور کے شیخ الجامعہ منتخب ہوئے، پھر جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہوئے، اور اسی حال میں ۷، رجب ۱۳۹۴ھ میں وفات پائی، بیسیوں کتابیں تصنیف فرمائیں، ان میں مشکوٰۃ کی

شرح التعلیق الصبیح آٹھ جلدوں میں مکمل کی، اور تفسیر میں معارف القرآن کی متعدد جلدیں لکھیں، سیرۃ المصطفےٰ، تحفۃ القاری فی حل مشکلات البخاری، اور دوسری کتابیں بڑی دیدہ ریزی سے مرتب کیں اور شائع کرائیں، مقامات حریری پر آپ کا حاشیہ اپنی آپ مثال ہے اور بڑی شہرت رکھتا ہے، آپ کی حیات بھی پاکستان سے شائع ہو چکی، مفصل حالات کے لئے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب نانوتویؒ

ولادت ۱۳۱۰ھ   فراغت ۱۳۳۷ھ   وفات ۱۳۸۸ھ

اپنے وطن نانوتہ میں ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کر کے دیوبند آئے، ۱۳۳۷ھ میں دار العلوم سے فراغت پائی، عمر کا بڑا حصہ مہو چھاؤنی (مالوہ) میں گذارا، وہاں دار الافتاء میں بیٹھ کر فتویٰ دیا کرتے تھے، اور اسی کے ساتھ اس علاقہ کی علمی دینی اور اصلاحی خدمات میں وقت صرف کرتے تھے، آپ نے دو تین کتابیں لکھی ہیں، مجلس شوریٰ کے بہت دنوں تک ممبر رہے، یہاں دار الافتاء میں بھی کچھ دنوں افتاء کی خدمت انجام دی، ۱۴ شوال ۱۳۸۸ھ کو وفات ہوئی - آپ مرنجاں مرنج تھے، اور ساتھ ہی علم دوست بھی،

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۳۱۸ھ فراغت ۱۳۳۷ھ وفات ۱۳۸۳ھ

مولانا اپنے وطن دیوبند میں ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ کو پیدا ہوئے، آپ کی تعلیم از اول تا آخر دار العلوم دیوبند میں ہوئی، ۱۳۲۳ھ میں دار العلوم کے درجہ دار القرآن میں داخل ہوئے، ۱۳۲۶ھ میں درجہ فارسی میں آئے، اور ۱۳۳۱ھ سے درجہ عربی میں، ۱۳۳۷ھ میں فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد آپ سہارنپور کے ایک قدیم مدرسہ دار العلوم شاہ بہلول میں صدر مدرس بنائے گئے، اس کے بعد مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور، مدرسہ سعیدیہ شاہجہاں پور مختلف مدارس میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے، ۱۳۴۹ھ میں آپ کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے دار العلوم دیوبند بلا لیا گیا، اور پھر زندگی بھر یہیں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ درمیان میں چند سال کے لئے بعض وجوہ کی بنیاد پر دار العلوم سے باہر بھی رہے، مگر پھر جلد ہی اپنی مادر علمی میں واپس آگئے، چند دنوں بیمار رہ کر دیوبند ہی میں ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ میں وفات پائی، اور قبرستان قاسمی میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی رح

ولادت سنہ ۱۳۱۱ھ　　　فراغت سنہ ھ　　　وفات سنہ ۱۳۷۶ھ

اپنے وطن لدھیانہ میں ۱۱ر صفر سنہ ۱۳۱۱ھ کو پیدا ہوئے، لدھیانہ، امرتسر وغیرہ میں پڑھ کر سنہ ۱۳۳۵ھ میں دار العلوم دیوبند آئے، اور کئی سال رہ کر تعلیم حاصل کی۔ تحریک خلافت میں سیاست میں قدم رکھا، تو پھر اسی کے ہو کر رہ گئے، انگریزی دور حکومت میں متعدد مرتبہ جیل کی مصیبت برداشت کی، مجلس احرار کے صدر رہے اور سرگرم کارکن،

سنہ ۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم عمل میں آئی، اور تعصب کا سیلاب آیا تو لاہور چلے گئے، پھر وہاں سے دہلی آگئے اور پوری زندگی ہندوستان میں گذاردی، ۱۱ر صفر سنہ ۱۳۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔

حضرت مولانا اطہر علی صاحب بنگالی رح

ولادت سنہ ۱۳۰۹ھ　　　فراغت سنہ ۱۳۳۸ھ　　　وفات سنہ ۱۳۹۶ھ

سلہٹ میں سنہ ۱۳۰۹ھ میں پیدا ہوئے، وطن بنگال تھا، حضرت تھانوی رح کے مجاز تھے، مشرقی پاکستان میں وسیع پیمانے پر تعلیمی خدمات

انجام دی، وہاں جمعیۃ علمار اسلام کے صدر اور اسمبلی کے ممبر بھی رہے، اکابر علمار میں شمار ہوتے تھے، بنگلہ دیش جب بنا تو جیل کی مصیبت سے دوچار ہوئے اور سختیاں برداشت کرنی پڑیں، کیونکہ مردِ مسلمان تھے، آپ کا مدرسہ وہاں سب سے بڑا تھا، ۹ر شوال ۱۳۹۶ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی ثم المدنیؒ

ولادت ۱۳۱۶ھ فراغت ۱۳۳۹ھ وفات ۱۳۸۵ھ

۱۳۱۶ھ میں بدایوں میں پیدا ہوئے، جہاں آپ کے والد پولیس انسپکٹر تھے، ابتدائی تعلیم الٰہ آباد کے انگریزی اسکول میں حاصل کی، حضرت تھانویؒ کے ایک وعظ سے متاثر ہوئے، اور علوم دینیہ کا شوق پیدا ہوا، ۱۳۳۰ھ میں مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور پہنچائے گئے، ۱۳۳۶ھ میں وہاں سے فراغت حاصل کر کے معین المدرس ہو گئے، مدرسی چھوڑ کر دیوبند آئے اور حضرت کشمیریؒ کے درس حدیث میں شریک ہو کر دار العلوم سے ۱۳۳۹ھ میں فراغت پائی۔ اس کے بعد تدریسی خدمت سپرد ہوئی، ۱۳۴۶ھ میں حضرت کشمیریؒ کے ساتھ ڈابھیل منتقل ہو گئے، اور درس وتدریس میں مشغول رہے، اس عرصہ میں پانچ سال تک برابر حضرت کشمیریؒ کے درس حدیث میں شریک ہوتے رہے۔ ۱۷ سال ڈابھیل میں درس دیا، اخیر میں صدر مدرس بنا دیئے گئے، صحت کی خرابی

کی وجہ سے بھاولپور چلے گئے، ڈابھیل کے زمانہ قیام میں حضرت کشمیریؒ کی درسی تقریر اپنے حواشی کے ساتھ "فیض الباری" کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں چھپوایا۔

۱۳۶۲؁ھ میں "ندوۃ المصنفین دہلی" کے رفیق ہوئے، اور "ترجمان السنۃ" کے نام سے چار ضخیم جلدیں لکھیں جسے ندوۃ المصنفین نے شائع کیا، حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ سے بیعت تھے، مفتی صاحبؒ کے مجاز بیعت قاری محمد اسحاق صاحب میرٹھیؒ نے خلافت بخشی، اخیر میں مدینہ منورہ جاکر بس گئے، اور وہیں ۵ رجب ۱۳۸۵؁ھ میں اللہ کو پیارے ہوئے، متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد جلیل صاحب علوی کیرانویؒ

ولادت ۱۳۱۸؁ھ　　فراغت ۱۳۳۹؁ھ　　وفات ۱۳۸۸؁ھ

مولانا اپنے وطن کیرانہ ضلع مظفر نگر میں ۱۳۱۸؁ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن پاک اپنے وطن میں کیا، گیارہ سال کی عمر میں آپ کے والد محترم دیوبند لاکر حضرت شیخ الہندؒ کے سپرد کردیا، ۱۳۳۱؁ھ میں دار العلوم میں داخل ہوئے، ابتدائی چند کتابیں حضرت شیخ الہندؒ نے پڑھائیں، ۱۳۳۹؁ھ میں فراغت حاصل کی، حضرت شیخ الہندؒ گرفتار کرکے مالٹا بھیجے گئے تو انگریزی حکومت نے

جہاں دوسرے علماء کو گرفتار کیا، مولانا کیرانوی کو بھی گرفتار کیا اور سختیاں کیں کہ کچھ راز کا پتہ لگے، مگر مولانا مضبوط ثابت ہوئے۔

فراغت کے بعد حضرت مدنیؒ کے ایماء پر مدرسہ مظہر العلوم کراچی میں مدرس ہو گئے، پھر مولانا مدنیؒ ہی کی طلب پر ۱۳۵۰ھ میں دار العلوم کے مدرس عربی بن کر تشریف لائے، اور بہت جلد درجہ علیا کے مدرسین میں شامل ہو گئے۔ شیخ الادبؒ کے انتقال کے بعد اخیر ۱۳۷۴ھ میں نائب ناظم تعلیمات کے عہدہ پر فائز ہوئے، بیعت شیخ الہندؒ سے تھے، زندگی بھر حضرت مدنیؒ سے والہانہ تعلق رہا، ۷ر جمادی الاولی ۱۳۸۶ھ کو کئی سال بیمار رہ کر وفات پائی، آپ کے تلامذہ کی تعداد ہند و بیرون ہند میں بہت کافی ہے۔

میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کشمیریؒ

ولادت ۱۳۱۳ھ　　فراغت ۱۳۴۰ھ　　وفات ۱۳۸۹ھ

اپنے وطن کشمیر میں ۱۳ر شعبان ۱۳۱۳ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا غلام شاہ ثانیؒ اور مولانا حسین وفائیؒ کے پاس پائی، پھر دار العلوم دیوبند آ کر چند سال تحصیل علم میں مشغول رہے، ۱۳۴۰ھ میں فراغت ہوئی، فراغت کے بعد ایک دینی درسگاہ "اورینٹل کالج" کے نام قائم کر کے مسلمانوں کی تعلیمی خدمات کا فریضہ ادا کیا، خود بھی اسی میں درس دیا کرتے تھے۔

سیاسیات سے بھی دلچسپی تھی، تقسیم ملک کے بعد ادھر منتقل ہو گئے بڑی علمی خدمت آپ کی قرآن پاک کا کشمیری زبان میں ترجمہ ہے، ۱۶؍رمضان ۱۳۸۹ھ کو عین افطار کے وقت اس دنیا سے کوچ کیا۔

حضرت مولانا سید میاں اختر حسین صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۳۱۶ھ فراغت ۱۳۴۱ھ وفات ۱۳۹۷ھ

مولانا مرحوم حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے اپنے وطن دیوبند میں ۲۳؍رجب ۱۳۱۶ھ کو پیدا ہوئے، اور یہیں دیوبند میں تعلیم حاصل کی، تعلیمی زندگی کا بڑا حصہ دار العلوم دیوبند میں گذرا، ۱۳۴۱ھ میں دورۂ حدیث پڑھا،

یکم محرم ۱۳۴۴ھ کو آپ دار العلوم میں معین المدرسین مقرر کئے گئے اور ۱۳۴۸ھ میں آپ کو مستقل درجہ عربی کا مدرس بنا دیا گیا، برابر ترقی کرتے رہے، رجب ۱۳۸۳ھ میں حضرت علامہ ابراہیم صاحبؒ کے دور صدارت میں درجہ علیا میں آئے، اور نائب ناظم تعلیمات قرار پائے۔ بعد میں ناظم تعلیمات ہو گئے، یکم ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ بروز یکشنبہ کو وفات پائی، اور اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی تصنیفات میں "سوانح حیات مولانا سید اصغر حسین" مشہور کتاب ہے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ

ولادت ۱۳۱۸ھ　　　　فراغت ۱۳۴۲ھ　　　　وفات ۱۳۸۲ھ

اپنے وطن سیوہارہ ضلع بجنور میں ۱۳۱۸ھ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد شمس الدین صاحبؒ بھوپال پھر بیکانیر میں اسسٹنٹ انجنیئر رہے، مولانا کی تعلیم مدرسہ فیض عام سیوہارہ اور مدرسہ شاہی مراد آباد میں ہوئی۔ ۱۳۴۱ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوکر صدرا، شمس بازغہ جیسی اونچی کتابیں پڑھیں، ۱۳۴۲ھ میں حضرت کشمیریؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔

فراغت کے بعد مدراس بھیجا گیا، پریامیٹ میں ایک سال درس و تدریس اور تبلیغ میں گذارا، تصنیفی زندگی کا وہیں سے آغاز ہوا، ۱۳۴۴ھ سے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کی خدمت پر مامور ہوئے، ۱۳۴۶ھ میں حضرت کشمیریؒ کے ساتھ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل منتقل ہو گئے، وہاں پانچ سال تدریس کے فرائض انجام دیئے، ۱۳۵۲ھ میں کلکتہ جاکر درس قرآن دینے لگے، پانچ سال وہاں رہے، ۱۳۵۷ھ میں حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی مدظلہ نے ندوۃ المصنفین دہلی قائم کیا تو آپ دہلی آ گئے، قصص القرآن، فلسفہ اخلاق، بلاغ مبین، اقتصادی نظام اور دوسری کتابیں لکھیں۔

۱۳۶۱ھ میں جمعیۃ العلماء ہند کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے، جیل بھی گئے، تصانیف

بھی کیں اور ملک وملت کی خدمت بھی کی، اگست ۱۹۴۷ء کے بعد آپ نے جو خدمات انجام دیں، اس میں آپ کا کوئی مدمقابل نہیں، اور بجا طور پر "مجاہد ملت" کے لقب سے پکارے گئے، ۱۳۰۰ھ سے دار العلوم کی مجلس شوریٰ کے ممبر ہوئے اور اخیر تک رہے۔

یکم ربیع الاول ۱۳۸۲ھ میں آپ نے دہلی میں وفات پائی اور قبرستان ولی اللّٰہی میں آسودۂ خواب ہوئے، مفصل حالات کے لئے پڑھئے الجمعیۃ دہلی کا مجاہد ملت نمبر۔

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب دربھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۳۱۷ھ فراغت ۱۳۴۲ھ وفات ۱۳۹۷ھ

مولانا کا وطن گردل ضلع دربھنگہ تھا، اسی گاؤں میں آپ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں حاصل کی، اور پھر دار العلوم دیوبند آئے، ۱۳۴۲ھ میں دورۂ حدیث پڑھا، اور امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ آپ نے دورۂ حدیث کی کتابیں محدث العصر حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

فراغت کے بعد پہلے ایک مدرسہ میں ملازمت کی، پھر ملازمت

سے بددل ہو کر کپڑے کی تجارت شروع کی، لیکن جب مدرسہ رحمانیہ سوپول دربھنگہ قائم ہوا تو اس کے بانی حضرت مولانا محمد عارف صاحب ہرسنگھ پوریؒ نے آپ کو مدرسہ موصوفہ کا ناظم اور صدر مدرس بنا دیا، اور تاکید کی کہ مدرسہ کی خدمت کریں، اس وقت سے اخیر عمر تک مدرسہ کی خدمت کرتے رہے دورۂ حدیث کی کتابیں خود پڑھاتے تھے۔ بیعت قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیریؒ سے تھے۔ ۱۳ر صفر ۱۳۹۷ھ بروز پنجشنبہ کو کچھ دنوں بیمار رہ کر انتقال فرمایا، آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت کافی ہے۔

سید الملت حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۳۲۱ھ　　فراغت ۱۳۴۳ھ　　وفات ۱۳۹۵ھ

۱۳۲۱ھ میں ضلع بلند شہر میں پیدا ہوئے، جہاں آپ کے پدر بزرگوار بسلسلہ ملازمت قیام پذیر تھے، ۱۳۳۱ھ میں دارالعلوم کے درجہ فارسی میں داخل ہوئے، ۱۳۴۳ھ میں فراغت حاصل کی،

فراغت کے بعد شہر آرہ کے مدرسہ حنفیہ میں مدرس ہوئے، وہاں سے آکر مدرسہ شاہی مرادآباد میں عرصہ تک مدرس و مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے، پھر جمعیۃ علماء کے ناظم ہو گئے تو درس و تدریس سے رشتہ ختم کر دیا، اخیر زندگی میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ کی وفات کے بعد جمعیۃ کی دفتری زندگی سے

سبکدوش ہو کر مدرسہ امینیہ دہلی کے شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز اور اخیر تک اسی عہدہ پر فائز رہے، جمعیۃ کے شعبہ مباحث فقہیہ کی ذمہ داری بھی انجام دیتے رہے، جمعیۃ علمار کی تحریری خدمت مولانا کے قلم کی رہین منت ہے، برطانوی دور حکومت میں قید و بند کی متعدد بار نوبت آئی،

تحریری خدمات میں بڑا انہماک تھا، ان کے احباب انھیں "حیوان کاتب" کہا کرتے تھے، سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عہد زرین، تحریک شیخ الہند، مشکوٰۃ الآثار، دینی تعلیم کا رسالہ، تاریخ الاسلام بہت ساری کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں، ۱۳۷۰ھ سے دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے ممبر ہوئے اور اخیر تک رہے، ۱۶ر شوال ۱۳۹۵ھ کو انتقال فرمایا۔

حضرت مولانا محمد بن موسیٰ صاحب افریقیؒ

ولادت ۱۳۲۲ھ　　　فراغت ۱۳۴۴ھ　　　وفات ۱۳۸۲ھ

آپ جوہانسبرگ افریقہ میں ۱۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے، ہندوستان تعلیم کے لئے بھیجے گئے، پہلے پالن پور میں پڑھا، پھر ۱۳۴۲ھ میں دارالعلوم دیوبند آئے، ۱۳۴۴ھ میں فراغت حاصل کی، حضرت مولانا کشمیریؒ سے بڑی عقیدت تھی، فراغت کے بعد تجارتی کاروبار میں منہمک رہے، مگر اسی کے ساتھ علمی خدمت میں پیش پیش رہے، مجلس علمی ڈابھیل اور اب مجلس علمی کراچی مولانا

کی علم دوستی کا نتیجہ ہے، سارے اخراجات برداشت کرتے تھے، فیض الباری، حاشیہ آثار السنن، اور دوسری کتابوں کی اشاعت سب مولانا افریقی رحمہ اللہ کی مرہون منت ہیں، ان کے بعد ان کے بچے جو دار العلوم ہی سے فارغ ہیں، مجلس علمی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں، مولانا محمد رحمہ اللہ کی وفات ۲۱/ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ کو ہوئی۔

حضرت مولانا اسلام الحق صاحب کوپا گنجی رحمہ اللہ

ولادت ۱۳۲۲ھ فراغت ۱۳۴۵ھ وفات ۱۳۹۲ھ

مولانا اپنے وطن کوپا گنج ضلع اعظم گڈھ میں ۱۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی، متوسطات کی کتابیں جونپور اور کانپور اور پھر اپنے وطن کے مدارس میں پوری کیں، ۱۳۴۱ھ میں مینڈھو پہنچے، یہاں مشکوٰۃ، ہدایہ اخیرین اور شرح عقائد وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۴۳ھ میں دار العلوم دیوبند آگئے اور یہاں ۱۳۴۵ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت پائی۔

فراغت کے بعد دار العلوم مئو میں مدرس ہو گئے، کئی سال درس و تدریس کا فریضہ ادا کیا، پھر اپنے وطن مصباح العلوم کوپا گنج میں مدرس مقرر ہوئے، تین سال بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، مدرسہ تعلیم الاسلام آنند گجرات

مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور بحیثیت استاذ حدیث وصدر المدرسین تعلیمی فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۳۸۰ھ میں دار العلوم دیوبند بلالئے گئے، اور اخیر عمر تک یہیں درس و تدریس کے کام میں منہمک رہے، مولانا ذی استعداد، یکسومزاج، اور خالص علمی رنگ کے عالم تھے، دیوبند کے زمانہ قیام میں ملاحسن، میبذی اور مقدمہ مسلم کی شرحیں بھی لکھیں، دیوبند ہی سے بیمار ہوکر وطن گئے، اور وہاں ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ کو وفات پائی اور رفیق اعلیٰ سے جاملے، (تذکرہ علماء اعظم گڈھ)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ

ولادت ۱۳۲۶ھ　　فراغت ۱۳۴۸ھ　　وفات ۱۳۹۷ھ

اپنے وطن (مضافات پشاور کی ایک بستی) میں ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ یوم پنجشنبہ بوقت سحر پیدا ہوئے، قرآن پاک اپنے والد اور ماموں سے پڑھا، صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں کابل میں پڑھیں، متوسطات کا کچھ حصہ کابل میں اور کچھ حصہ پشاور میں پڑھا، اس کے بعد ۱۳۴۵ھ میں دار العلوم دیوبند آگئے اور ۱۳۴۷ھ تک مختلف علوم وفنون کی کتابیں یہاں پڑھیں، ۱۳۴۷ھ کے اخیر میں حضرت کشمیریؒ ڈابھیل تشریف لے گئے، طلبہ کا جو قافلہ آپ کے ساتھ گیا اس میں مولانا بنوریؒ بھی تھے، دورہ حدیث وہیں ڈابھیل میں ۱۳۴۸ھ میں پڑھا،

حضرت کشمیریؒ سے بڑا لگاؤ تھا، دورہ حدیث حضرت کشمیریؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت مولانا عبدالرحمن امروہیؒ سے پڑھا۔

فراغت کے بعد پشاور میں ملی خدمات انجام دینے میں کچھ دنوں مشغول رہے، پھر وہاں سے ڈابھیل بلالئے گئے، پہلے مجلس علمی سے متعلق ہوئے اور اس سلسلہ میں مصر (قاہرہ) تشریف لے گئے، پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس ہو گئے، اور عرصہ تک درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۱ء میں ملک کے آزادی کے بعد پاکستان منتقل ہو گئے، وہاں دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کے عہدہ پر فائز ہوئے، تین سال کے بعد وہاں سے علیحدہ ہو کر کراچی آگئے اور ۱۹۵۳ء میں اپنا مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن میں قائم کیا اور اسے خوب تعلیمی اور علمی ترقی دی، خود اس کے مدیر اور شیخ الحدیث رہے،

پاکستان میں قادیانیت، فتنۂ پرویزیت اور فتنہ فضل الرحمانی کے کے خلاف جم کر جہاد کیا اور کامیابی حاصل کی، عرب ممالک کا دورہ کیا، مختلف اجلاسوں میں شرکت کی، دیوبند کے زمانہ قیام میں مشکوٰۃ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ سے، جلالین شریف حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ سے، مسلم الثبوت حضرت مولانا رسول خاں صاحب ہزارویؒ سے، اور مقامات حریری حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ سے پڑھی،

بیعت حضرت حاجی شفیع الدین صاحب نگینویؒ سے ہوئے، اس کے

بعد حضرت تھانوی ؒ سے متعلق ہوئے، اور اخیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ سے، آپ کی تصانیف میں معارف السنن، نفحۃ العنبر۔ بغیۃ الاریب اور دوسری کتابیں لائق مطالعہ ہیں، ۳/ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ یوم دوشنبہ کو راولپنڈی میں انتقال فرمایا، اور کراچی لاکر آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت مولانا سید حسن صاحب دیوبندی ؒ

ولادت ۱۳۳۴ھ فراغت ۱۳۵۴ھ وفات ۱۳۸۱ھ

آپ اپنے وطن دیوبند میں ۱۳۳۴ھ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا نبیہ حسن صاحب ؒ (م ۱۳۵۱ھ) ایک جید عالم دین تھے اور دار العلوم دیوبند میں درجات عربی کے استاذ تھے، اس لئے مولانا مرحوم کی تعلیم و تربیت از اوّل تا آخر دار العلوم دیوبند میں ہوئی، فارسی کے بعد عربی درجات میں داخلہ ہوا، اور پھر بہت جلد آپ نے نصاب مکمل کر لیا، ۱۳۵۴ھ میں آپ نے دورۂ حدیث پڑھا۔

بیعت حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ سے ہوئے، حضرت تھانوی ؒ کے مجاز صحبت بھی قرار پائے، فراغت کے بعد نینی تال میں پڑھانا شروع کیا، پھر کچھ سالوں کے بعد دار العلوم دیوبند میں شعبہ فارسی کے استاذ بنائے گئے اور عرصہ تک فارسی و ریاضی کا درس دیتے رہے لیکن استعداد

اچھی تھی، اس لئے اخیر میں آپ کو درجات عربی میں لے لیا گیا، کتابوں سے مناسبت تھی، درس مقبول تھا، آپ نے چند کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جو چھپ کر شائع ہو چکی ہیں، ۲۱ جمادی الاولی ۱۳۸۱ھ کو بوقت عشا دل کا دورہ پڑا، اور چند منٹوں میں مالک حقیقی سے جا ملے۔

حضرت مولانا عبدالاحد صاحب دیوبندیؒ

ولادت ۱۳۲۹ھ　　فراغت ۱۳۵۵ھ　　وفات ۱۳۹۹ھ

مولانا مرحوم اپنے وطن دیوبند میں ۱۱ رمضان ۱۳۲۹ھ بوقت تراویح پیدا ہوئے، تاریخی نام "اختر حسین" رکھا گیا اور عرفی نام "عبدالاحد" آپ کے والد حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندیؒ دارالعلوم کے استاذ تھے، اس لئے مولانا مرحوم کی تعلیم از اول تا آخر دارالعلوم دیوبند میں ہوئی، پہلے حفظ کیا، پھر فارسی پڑھی اس کے بعد عربی، ۱۳۵۵ھ میں آپ نے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، ۱۳۵۶ھ میں فنون کی تکمیل کی،

۱۳۵۷ھ سے آپ دارالعلوم میں عربی کے ابتدائی مدرس ہو گئے اور بتدریج ترقی کر کے بہت جلد علیا کے استاذ حدیث ہو گئے، اخیر میں کئی سال سے آپ کے یہاں مسلم شریف تھی، جس کا درس دیا کرتے تھے، آپ نے ۱۳۷۷ھ میں پہلا حج کیا، اس کے بعد وقفہ وقفہ سے پانچ حج اور

کئے، بیعت کا شرف شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ سے حاصل تھا۔

عام طور پر طلبہ آپ سے بہت مانوس اور خوش رہتے تھے، مہمان نوازی آپ کا خصوصی وصف تھا، قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے سے بڑی مناسبت تھی، ہزاروں طلبہ نے آپ کے درس سے استفادہ کیا، ہونے والے اجلاس صد سالہ سے خاص شغف تھا، رمضان ۱۳۹۹ھ میں ہچکی کی بیماری ہوئی جس سے کافی کمزور ہو گئے تھے، مگر پھر بالکل اچھے ہو گئے، کام کاج شروع کر دیا تھا، یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ کو مسلم شریف کا سبق شروع کرایا اور چار دنوں مسلسل پڑھایا، ۵/ ذی قعدہ کو اچانک طبیعت خراب ہوئی، اور ۹/ کا دن گذار کر شب کے سوا دو بجے مالک حقیقی سے جا ملے، ۳/ اکتوبر ۱۹۷۹ء شب چہار شنبہ تاریخ وفات ہے، آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔

حضرت مولانا محمد شریف حسن صاحب دیوبندیؒ

ولادت ســـہ   فراغت ۱۳۵۸ھ   وفات ۱۳۹۷ھ

مولانا مرحوم اپنے وطن دیوبند میں ۹/ اگست ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے، حافظ عبدالخالق صاحبؒ سے قرآن پاک حفظ کیا، تین سال فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں "بہٹ" ضلع سہارنپور کے مدرسہ میں پڑھیں، اس کے بعد پوری تعلیم دارالعلوم میں ہوئی، ۱۳۵۸ھ میں دورۂ حدیث سے فارغ ہوئے

شوال ۱۳۶۰ھ مدرسہ امداد العلوم خانقاہ تھانہ بھون میں صدر مدرس ہوئے، ۱۳۶۴ھ میں مدرسہ اشاعت العلوم بریلی میں بحیثیت صدر مدرس بلائے گئے، نو سال وہاں رہے، پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل بعہدہ شیخ الحدیث تشریف لے گئے ۱۳۸۲ھ تک وہاں بخاری، ترمذی کا درس دیتے رہے۔

۱۳۸۲ھ کے اخیر میں دار العلوم دیوبند میں درجہ وسطیٰ الف میں رکھے گئے، چند سال بعد علیا میں آ گئے، حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے چند ماہ بخاری شریف کا درس دیا، دوسرے سال بخاری مولانا مرحوم کے پاس آگئی اور تا وفات پڑھاتے رہے، شب ۱۵ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۷ھ کو دفعتاً دل کا دورہ پڑا، اور اچانک چل بسے، قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہیں۔

حضرت مولانا شیخ محمد صاحب اعظمیؒ

ولادت ۱۳۴۲ھ　　فراغت ۱۳۶۲ھ　　وفات ۱۳۹۰ھ

مولانا اپنے وطن مئو ضلع اعظم گڈھ میں ۱۳۴۲ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم دار العلوم مئو میں حاصل کی، دورۂ حدیث پڑھنے ۱۳۶۱ھ میں دار العلوم دیوبند پہنچے، چنانچہ شعبان ۱۳۶۲ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، حضرت العلامہ بلیاویؒ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ اور دوسرے اساتذۂ دار العلوم دیوبند ہیں، مولانا مرحوم ذہین ہونے کے ساتھ محنتی بھی تھے، اپنے ساتھیوں میں ممتاز شمار ہوتے تھے۔

فراغت کے بعد آپ دار العلوم مئو میں مدرس ہو گئے، سات برس تک درس دیتے رہے، اس کے بعد حضرت شیخ الادبؒ کے حسب مشورہ دار العلوم مئو سے بحیثیت صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ رڑکی ضلع سہارنپور آ گئے، ۷ سال تک یہاں تدریس کے فرائض انجام دیئے، ساری کتابیں پڑھانے کا موقع ملا، پھر امیر شریعت بہار واڑیسہ مولانا منت اللہ رحمانی مدظلہٗ کی طلب پر جامعہ رحمانی مونگیر تشریف لے گئے، پانچ سال وہاں کار تدریس انجام دیا۔

۱۳۸۱ھ میں آپ پھر اپنے وطنی مدرسہ دار العلوم مئو آگئے، اور برابر درس و تدریس میں مشغول رہے، ۲۰/ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ میں آپ کا اچانک انتقال ہو گیا، آپ نے بہت سے تلامذہ کو چھوڑا۔

(تذکرہ علماء اعظم گڈھ)

تعداد فضلاء دار العلوم دیوبند

۱۲۸۳ھ ــــــ تا ــــــ ۱۳۹۸ھ

ہندوستان

اترپردیش	۵۴۹۹	مہاراشٹر	۲۰۰
بہار واڑیسہ	۲۶۱۶	آندھرا	۱۸۵
آسام ومنی پور	۸۱۳	راجستھان	۱۴۲
بنگال	۶۰۲	تامل ناڈ	۱۲۰
پنجاب وہریانہ	۴۴۰	مدھیہ پردیش	۸۱
گجرات	۴۱۱	میسور	۵۳
کیرالہ	۳۹۰	دہلی	۳۱
جموں وکشمیر	۲۷۴	ٹراونکور	۴

ہندوستانی فضلاء کی تعداد ــــــ ۱۱۸۶۱

ممالک غیر

نیپال	۲۱	برما	۱۴۹
پاکستان	۱۵۲۰	ملیشیا	۳۵۸
بنگلہ دیش	۱۶۹۰	انڈونیشیا	۲
افغانستان	۱۰۹	عراق	۲
روس	۷۰	کویت	۲
چین	۴۴	ایران	۱۳

شری لنکا	۴	یمن	۱
جنوبی افریقہ	۶۷	تھائی لینڈ	۴
سعودی عرب	۲	ری یونین	۱
سیام	۱	کمبوڈیا	۱

غیر ملکی فضلاء کی تعداد	۴۰۶۱
ہندوستانی فضلاء کی تعداد	۱۱۸۶۱
۱۳۹۹ھ کے فضلاء کی تعداد	۴۵۰
فارغ شدہ فضلاء کی مجموعی تعداد	۱۶۳۷۲

دوسرے شعبہ جات تعلیمات سے فارغ شدہ طلباء کی تعداد

حفظ قرآن پاک	۶۸۱	تکمیل ادب عربی	۱۴۵
تجوید اردو حفص	۳۵۹	تخصص ادب عربی	۱۱
تجوید عربی حفص	۴۲۷	تکمیل درجات فارسی	۵۳۳
تجوید سبعہ	۴۷	تکمیل درجات اردو دینیات	۲۴۷
تجوید عشرہ	۴	تکمیل طب	۲۰۲
دورہ تفسیر	۵۹۸	تکمیل افتاء	۲۶۹
تکمیل دینیات	۵۴	تکمیل خوشخطی	۵۴۷
تکمیل معقولات	۱۴		

میزان	۴۱۳۸
فضلاء کی مجموعی تعداد	۱۶۳۷۲
تمام شعبہ جات کی کل تعداد	۲۰۵۱۰